صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 11 جنوری 2022ء بمطابق 07 جمادی الثانی 1443ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَهُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۵۸﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡهِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِهِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۵۹﴾

(ترجمہ): اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو ﴿۵۶﴾ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور اُن کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے ﴿۵۷﴾ اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں اُنہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے ﴿۵۸﴾ اے نبیؐ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے ﴿۵۹﴾ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔Questions hour۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: Questions hour پہلے کرتے ہیں۔ جی نگہت بی بی! کونسی قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! قانون کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ہے، انسانیت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: انسانیت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جو حادثات ہوئے ہیں مجھے تو پہلے کل کہنا چاہیئے تھا، یہ میری بھی شاید انسانیت سے گری ہوئی بات تھی جو کہ میں کل نہ کہہ سکی کہ اگر آپ ایجنڈا کل Suspend کر دیتے، میں آپ سے ریکویسٹ کرتی تو Agenda suspend کر کے ہم لوگ مری کے واقعات، مری میں جو واقعات ہوئے ہیں اس پہ بات کرتے، گلیات میں جو واقعات ہوئے ہیں اس پہ بات کرتے، اسی طرح ہم لوگ جو سوات میں واقعات ہوئے ہیں ان پہ بات کرتے۔ جناب سپیکر صاحب، میں صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں، کل صرف دعا ہو گئی تھی لیکن ہم لوگوں نے وہاں کے جو مری کے لوگوں کی بے حسی ہے اس کو یہاں پہ کوئی بیان نہیں کر سکا، مری کے لوگوں نے جس طریقے سے ہمارے سیاحوں کو لوٹا ہے اور جس طریقے سے میں سمجھتی ہوں کہ وہ قاتل ہیں، وہ انیس، بیس افراد جو شہید ہوئے ہیں یا جو وہاں پہ ان کی Deaths ہوئی ہیں وہ مری کے وہ دکاندار، وہ ہوٹل والے وہ سارے ان لوگوں کے قاتل ہیں اور ان کے خلاف مقدمہ درج کرنا چاہیئے کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ اگر ایک انڈا پانچ سو روپے کا اور ایک کمرہ جو ہے وہ ستر ہزار روپے کا، مجھے بتائیں کہ وہاں پہ کونسا ایسا 8-Star Hotel تھا کہ جس میں کہ وہ لوگ اسی اسی ہزار روپے کا کمرہ کرائے پہ دے رہے تھے اور ایک عورت نے تو اپنے زیور گروی رکھ کر اور وہ ہوٹل والے کو دے کر اپنے بچوں کی جان بچائی ہے لیکن پھر اس کے علاوہ جب میں ادھر آتی ہوں اپنے

خیبر پختونخوا کے علاقے کی طرف تو میں داد دیتی ہوں یہاں پہ نلوٹھا صاحب کے برادری کو، یہاں پہ میں بیٹھے ہوئے یعنی جو ہمارے نلوٹھا صاحب کی برادری ہے انہوں نے جس طریقے سے گلیات میں جو مسئلہ پیش آیا اس میں انہوں نے اپنے گھر کھول دیئے، اس میں انہوں نے اپنے گھر سے کھانے لوگوں کو دیئے، اس میں باقاعدہ طور پر ایک عورت کی ویڈیو آئی کہ اگر کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہے، تو جناب سپیکر صاحب! میں صرف باقی ٹائم نہیں لینا چاہتی کیونکہ یہ ایک دلخراش واقعہ ہے اور سب سے زیادہ تو میں سمجھتی ہوں کہ ایک پانچ ہزار گاڑیوں کی جگہ اگر ایک لاکھ گاڑیاں پہنچ جاتی ہیں تو ہمارے منسٹروں کو بغلیں نہیں بجانی چاہئیں کہ دیکھیں جی ہماری معیشت تو بہت اچھی جا رہی ہے اور معیشت جو ہے تو دیکھیں کہ ایک لاکھ گاڑیاں پہنچ گئی ہیں اور لوگوں کے پاس پیسہ بہت آ گیا ہے۔ سر، وہ یہاں کے رہنے والے نہیں تھے، وہ رہنے والے سندھ کے تھے جن کو یہاں کے حالات کا پتہ نہیں تھا، وہ رہنے والے پنجاب کے تھے جن کو یہاں کے حالات کا پتہ نہیں تھا، ایک ایک Chain جو گاڑی پھنس جاتی تھی تو منچلے جو تھے تو وہ Chains لے کر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ تین تین ہزار پہ وہ کہتے تھے کہ ہم آپ کی گاڑی کو دھکا لگاتے ہیں اور آگے لے کر جاتے ہیں جناب سپیکر، تو وہ تین ہزار روپے سے لے کر پانچ ہزار روپے تک صرف Chain دیتے تھے ان کے گاڑی کے لئے۔ جناب سپیکر صاحب، ہوٹل والے جو ہیں انہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے ان لوگوں کے لئے، یہ جو اموات ہوئی ہیں جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے یہاں سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ تک یہ مسئلہ جانا چاہیئے کہ گلیات کے لوگوں نے جو اپنے لوگوں کے ساتھ سلوک کیا ویسا سلوک پنجاب کے لوگوں نے اپنے لوگوں کے ساتھ نہیں کیا، کیونکہ مری جو ہے وہ پنجاب کے ایڈمنسٹریشن کے ساتھ آتا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، ان ہوٹل والوں کی اور ان منچلوں کی Identification کی جائے اور ان پہ ان بیس یا جتنے بھی یہ جو ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں، میں ان کو شہادت ہی کہوں گی کہ بے چاروں کو جب جس کے پاس اگر جانے کے لئے کوئی بیس ہزار روپے لے کر جاتا ہے اور اس سے آگے پچاس ہزار اور اسی ہزار روپے مانگا جاتا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Conclude کریں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو جناب سپیکر صاحب، ان پہ قتل کا مقدمہ دائر کیا جائے اور میں داد دیتی ہوں، میں داد دیتی ہوں نلوٹھا صاحب کی برادری کو کہ انہوں نے جس طریقے سے اپنی برادری کو اکٹھا کر

کے اور گلیات میں جو انہوں نے کھانا بھی مفت دیا، انہوں نے اپنے گھر لوگوں کے لئے جو ہے تو وہ کھول دیئے، تو یہ ہے پنجاب کا رویہ اور ان کے ہوٹلوں کا رویہ اور یہ ہے ہمارے خیبر پختونخوا کا رویہ اور ان کے لوگوں کا رویہ۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اس پہ بہتر یہ ہے کہ آپ ایک جوائنٹ ریزولیوشن لے آئیں مذمت کی، چونکہ واقعی جو لوگ مصیبت میں تھے ان کے ساتھ جو سلوک ہوا وہاں پہ، ساتھ ہی ہماری KPK کی باؤنڈری ہے، ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ ہے، وہاں بھی واقعات میں لوگ پھنس گئے تھے لیکن وہاں پہ ان کو بالکل انصار مدینہ کی طرح لوگوں نے ان کا ساتھ دیا ہمارے گلیات کے لوگوں نے، لیکن دس قدم آگے جہاں سے مری کا ڈسٹرکٹ شروع ہوتا ہے یہ سارے واقعات وہاں کے ہیں، یہاں پہ جو لوگ تھے ان کو Rescue کیا گیا تھا-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: Questions hour کے بعد۔ یہ بحث پہ آئیں واپس تاکہ-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: ایجنڈا رہ جائے گا پھر بات-----

(مداخلت)

Mr. Speaker: After Questions hour-----

(Interruption)

جناب سپیکر: بی بی! ابھی سارے مانگیں گے۔ منسٹر صاحب!-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: Questions hour کے بعد، Questions hour کے بعد سارے اس پہ بات کر لیں، آج ایجنڈا ویسے بھی لمبا نہیں ہے، Questions hour ختم کر کے بس کر لیتے ہیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions hour': Miss. Shagufta Malik, Question No. 12597.

* 12597 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ملاکنڈ میں محکمہ مال کے کئی ملازمین اون پے سکیل پر تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2018 سے 2019 تک ضلع ملاکنڈ میں محکمہ مال کے کتنے ملازمین اون پے سکیل پر تعینات ہیں۔ تمام تعینات شدہ ملازمین کے نام، بنیادی سکیل، عہدہ اور پوسٹنگ آرڈر کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مال و املاک)}:

(الف) ہاں۔

(ب) ضلع ملاکنڈ میں سال 2018-19 کے دوران محکمہ مال کا ایک ملازم اون پے سکیل پر تعینات ہے جس کا نام، بنیادی سکیل، عہدہ اور مکمل تفصیل آرڈر میں موجود ہے جو کہ (الف) پر لف ہے۔

S. No.	Name & Designation	From	To
01	Abdul Ghafoor, Kanungo (BS-11)	Kanungo, Deputy Commissioner's Office Malakand	Naib Tehsildar Dargai District Malakand in his own pay & Scale against the vacant post
02	Mr. Shah Ahmad, Naib Tehsildar	Naib Tehsildar Makhozai, District Shangla	Naib Tehsildar Nawagai District Bajaur against the vacant post
03	Mr. Shafiq Ayaz, Kanungo (BS-11)	Kanungo Deputy commissioner's Office Shangla	Naib Tehsidar Makhozai District Shangla in his own pay & Scale vice S.No.2

محترمہ شگفتہ ملک: Thank you۔ سپیکر صاحب، سوال جو میں نے کیا تھا اس کے جواب سے بھی مطمئن ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: اور یہ ترند صاحب میرے بڑے پرانے Colleague بھی ہیں تو اس حوالے سے بھی میں، انہوں نے بھی ایک ریکویسٹ کی تھی تو میں کوئسچن سے جو ہیں میں مطمئن ہوں جواب سے۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 13014, Mr. Khushdil Khan.

* 13014 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ TEVTA میں خواتین کو نمائندگی حاصل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خواتین کی کتنی نمائندگی ہے۔ نیز TEVTA خواتین کی بحال و ترقی کے لئے کیا کام کر رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت)}:

(الف) ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) TEVTA خواتین کو مختلف تربیتی اداروں کے ذریعے مختلف شعبہ جات میں فنی تعلیم فراہم کر رہی ہے۔ TEVTA کے تمام 106 اداروں میں 23 ادارے خواتین کے ہیں، تفصیل (الف) منسلک ہے جو کہ شرح کے حساب سے تقریباً 20.75 فیصد ہے۔ ان اداروں میں کام کرنے والی مستقل خواتین کی تعداد (175) ہے جو کہ TEVTA کے زیر نگرانی مستقل کل عملے کا تقریباً 4.48 فیصد ہے۔ ان اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والی خواتین صوبے کے مختلف اداروں میں اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ TEVTA کے زیر انتظام خواتین کی تربیتی اداروں میں ضرورت کے مطابق خواتین عملہ تعینات ہے۔ علاوہ ازیں خواتین کے مختلف فنی اداروں میں مزید تقرریاں جاری ہیں جو رواں سال مکمل ہو جائیں گی۔

خواتین کی اداروں کی تفصیل (الف)

سیریل نمبر	اداروں کی نوعیت	مقام / ضلع
01	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین	پشاور
02	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین حیات آباد	
03	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین بڈھ بیر	
04	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین گلبہار	
05	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین	ایبٹ آباد
06	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین	بنوں
07	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین	ڈی آئی خان
08	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	دیر
09	گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین تیمر گرہ	
10	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	
11	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین چکدرہ	

12	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	چارسدہ
13	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	کرک
14	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین توتانو بانڈئی	سوات
15	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین مینگورہ	
16	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	کوہاٹ
17	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	مانسہرہ
18	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	مردان
19	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	نوشہرہ
20	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین	صوابی
21	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین چترال سٹی	چترال
22	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین بونی	
23	گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین خار	باجوڑ

جناب سپیکر: Answer be taken as read۔ مطمئن ہیں جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: (مسکراہٹ) سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ مطمئن ہوں، وہ ملنگ ٹائپ وزیر صاحب سے میں کیا پوچھوں گا؟ (مسکراہٹ) مطمئن ہوں سر۔

جناب سپیکر: اچھا Thank you۔ آج تو بڑا اچھا دن ہے کوئی جی۔ کوسچن نمبر 13089، سراج الدین صاحب۔ جی سراج الدین صاحب! مطمئن ہیں؟

* 13089 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ میں اقلیتوں و معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں کی خالی آسامیاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وائز اور سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز صوبہ بھر میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی آسامیوں کی تعداد ضلع وائز اور سکیل وائز تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) {جناب محمد ظہور (مشیر وزیر اعلیٰ برائے اوقاف و مذہبی امور)} (جواب معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور نے پڑھا): (الف) محکمہ اوقاف میں اقلیتوں و معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں کی خالی آسامیاں موجود نہیں۔ البتہ ایک اقلیتی نشست برائے نائب قاصد (5%) کوٹہ کے لئے اشتہار دیا جاچکا ہے اور جلد اس کی تعیناتی ہو جائے گی۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وائز اور سکیل وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازم	پوسٹ / سکیل	ضلع
01	فاطمہ انور	اسسٹنٹ (بی پی ایس-16)	پشاور
02	تھامسن	سویپر (بی پی ایس-3)	پشاور

جناب سراج الدین: Thank you۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے جو سوال جمع کیا تھا اس میں سر، جی انہوں نے دو کا ذکر کیا ہے اور جو معذور ہیں، ان کے پانچ سالوں کا ذکر اس میں نہیں ہے، تو ہم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا ان پانچ سالوں میں جو معذور ہیں ان کے لئے حکومت کی کوئی پالیسی ہے یا اس پہ کوئی عمل ہو رہا ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی سراج الدین صاحب، سپلیمنٹری رنجیت سنگھ صاحب، آپ نے کر لیا ہے نا سراج الدین صاحب؟

جناب سراج الدین: سر! میں نے تو سوال کر دیا ہے آپ نے سنا نہیں سر، میں دوبارہ Repeat کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں ہم نے دیکھ لیا۔

جناب سراج الدین: میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے جو جواب دیا ہے اس نے صرف دو کا جواب دیا ہے جس میں معذوروں کا ذکر ہے، تو اس میں پانچ سال سے ان معذوروں کا ذکر ہے ہی نہیں، اس کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے اور ابھی تک اس کے اوپر کوئی عمل ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی رنجیت سنگھ صاحب! سپلیمنٹری۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، میں صرف یہ جاننا چاہ رہا ہوں کیونکہ انہوں نے اس پہ جو ڈیٹیلز فراہم کی ہیں، اس میں انہوں نے ایک بتایا ہے کہ بھئی پورے صوبے میں صرف ایک Sweeper کی پوسٹ پہ بینارٹی کا ڈیٹا دیا گیا ہے جو کہ بڑی عجیب وغریب سی بات ہے کہ ہمارے پورے صوبے کے اندر اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر ریناریٹی کا ایک ہی بندہ ہے اور وہ بھی Sweeper کی پوسٹ پہ ہے تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ صوبے کے اندر ریناریٹیز کے کوئی پڑھے لکھے لوگ نہیں ہے، کیا وجوہات ہیں کہ ہمیں صرف یہاں پہ اگر ایک ڈیپارٹمنٹ پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے نا اس کے اندر پورے صوبے کے اندر صرف واحد ایک ہی بندے کو رکھا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب رنجیت سنگھ: اور وہ بھی Sweeper کی پوسٹ پہ رکھا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Minister for Auqaf-----

جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ دیں گے جواب؟

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: جی۔

Mr. Speaker: Wazir Zada! Respond, please.

جناب ہمایون خان: سپلیمنٹری۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: سپلیمنٹری ہے جی۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بھی سپلیمنٹری کر لیں۔ (مسکراہٹ)

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: سپلیمنٹری لے لیتے ہیں پھر اس کی جی سپلیمنٹری!

جناب سپیکر: ہمایون خان صاحب کا مائیک کھولیں نا جی۔ جی کھل گیا ہے۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور: سسٹم خراب ہے۔

جناب سپیکر: کھل گیا کھل گیا۔

جناب ہمایون خان: شکریہ جی سراج الدین صاحب کا اور پھر رنجیت سنگھ کا جو سپلیمنٹری تھا، میرا بھی ایک سپلیمنٹری اس میں یہ ہے کہ ہمارے دیر میں خاص کر اپر دیر میں لوئر دیر میں اور سوات میں اکثر ہمارے کلاس فور کی آسامیوں پہ اقلیتوں کا کوٹہ ہوتا ہے، 2% ہے میرے خیال میں، میرے حلقے میں 5% ہے جتنا

بھی ہے، میرے حلقے میں تین آسامیاں آئی تھیں ایک پہ ہم نے اقلیت کو بھرتی کیا ہوا ہے مگر اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں پہ اقلیت ہے نہیں اور وہاں پہ ہم بھرتی کر نہیں سکتے تو اس کے لئے کچھ رولز نکالیں کہ ہم ادھر کیا کریں؟

<u>جناب سپیکر:</u> Okay۔ جی وزیر زادہ صاحب۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور:</u> شکریہ سپیکر صاحب، ایک تو میں سراج الدین صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ اس نے آج تک جتنے بھی Questions لائے ہیں وہ یمنارٹیز کے خواتین کے اور جو Special persons ہیں، معذور کا لفظ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ Special persons ہم یہ لفظ، اگر ہم Special persons استعمال کر لیں تو اچھا ہے، یہ ہمیشہ یہ Questions لے کے آتے ہیں تو اس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ Marginalized community ہے، ان کے لئے Focus کئے ہوئے ہیں، باقی میرے خیال میں سراج الدین صاحب مطمئن ہیں صرف جو Special persons کے کوٹہ کا اس نے ذکر کیا تو یہ 2% جو Special persons کا کوٹہ ہے تو ہمارا جو اوقاف کا ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کی ڈسٹرکٹ کے اندر Offices نہیں ہیں، لائن ڈیپارٹمنٹس نہیں ہیں، ڈائریکٹوریٹ نہیں ہے، محدود سیٹیں ہیں، اس سے 2% کے حساب سے Special persons کا کوٹہ نہیں بنتا اس لئے اس کا ذکر اس پہ نہیں ہوا ہے، خواتین کا اس میں ہے کہ فاطمہ انور کو اسسٹنٹ کی پوسٹ پہ بھرتی کیا ہے تو جناب ایم پی اے رنجیت سنگھ صاحب نے جو بات کی کہ Sweeper کی پوسٹ پہ صرف یمنارٹی کو کیوں رکھا ہے، پہلے جو ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ پانچ 5% کوٹہ کے حساب سے نائب قاصد کی پوسٹ پہ اقلیتی سیٹ ابھی ایڈورٹائز ہو چکی ہے اور اس کی Applications جمع ہو چکی ہیں تو اب اس سے آپ خود یہ اندازہ لگائیں کہ یہ صرف Sweeper کی پوسٹ پہ نہیں بلکہ جو بھی Vacancies آتی ہیں اس میں یمنارٹیز کو ترجیح دی جاتی ہے، دیکھا جاتا ہے تو ان شاء اللہ ہم یمنارٹی کی پلاننگ سیل بھی بنا رہے ہیں جو کہ میرٹ پہ یمنارٹیز کے بھی لوگ آ سکتے ہیں۔ دوسرا یہ ہمایون صاحب نے جو Questions کئے تو پالیسی اور رولز کی بات ہے، یمنارٹی کی جو سیٹیں ہوتی ہیں وہ Left-over چلی جاتی ہیں قانون کے مطابق، تو اس پہ پھر میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے حلقے میں تیمر گرہ میں تو بہت سارے اقلیتی لوگ رہتے ہیں تو وہ Re-advertise ہوں گے

توان کو پتہ چلے گا ابھی زیادہ لوگوں کو خبر نہیں ہوتی تو ان شاء اللہ آپ فکر نہ کریں اس میں لوگ آ جائیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا نا؟

جناب رنجیت سنگھ: سپیکر صاحب! میں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی رنجیت سنگھ صاحب، جی رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: جلدی نہیں ہے میرے خیال میں۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے ایڈوائزر صاحب کا انہوں نے بڑا اچھا کیا کہ خود ہی یہاں پہ انہوں نے بتایا کہ ہم میناریٹی کے لئے پلاننگ سیل بنا رہے ہیں۔ سر، میں آپ کے توسط سے ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں اور ان کے ڈیپارٹمنٹ سے کہ ایک اگر آج یہ بات اس فلور پہ بھی ہو جائے کہ آپ پلاننگ سیل بھی بنا رہے ہیں اور ساتھ کہہ رہے ہیں کہ میناریٹی کے لئے الگ پلاننگ سیل، تو ان سے ریکویسٹ ہے کہ میناریٹی کے لئے پلاننگ سیل جو ایڈورٹائزمنٹ آپ کر چکے ہیں، بچے چار سے پانچ دفعہ ان کے آفس میں آ چکے اوقاف میں اور ایک دن بتایا جاتا ہے سیکرٹریٹ میں کہ وہ فلاں آفیسر نہیں آئے اور ان کی وجہ سے انٹرویو رہ گیا اور وہ آج فلاں، اس میں بہت سارے لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا ہے۔ دوسری بات جب میناریٹی کا پلاننگ سیل بنایا جا رہا ہے تو اس کے لئے میناریٹی کے ہی لوگ وہاں پہ چن لئے جائیں، وہاں کے جو جو پوسٹیں ہیں ان پہ میناریٹی کے لوگوں کو اگر تعینات کیا جائے تو وہ بہت اچھا ہو گا۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب رنجیت سنگھ: کیونکہ ہمیں جو پتہ چل رہا ہے وہ دوسرے ڈیپارٹمنٹس سے لوگوں کو اٹھا کے یہاں پہ اس کی Filling کی جا رہی ہے اور میناریٹی کے بچوں کو پھر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ نوٹ کریں، اس کو Investigate کریں اور جیسا انہوں نے کہا اس پر عمل کرائیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: سپیکر صاحب، اس طرح نہیں ہے۔ پلاننگ سیل جو ہے وہ میناریٹیز کی جو پراجیکٹ ہے، جو اے ڈی پی ہے اس کو ہم Implement کرنے کے لئے یہ پلاننگ سیل

بنا رہے ہیں۔ اس میں یبنارٹیز کے لوگوں کو Employment opportunity دینے کے لئے نہیں لیکن میرٹ پہ جو آئیں گے، Competent لوگ آئیں گے یقینی طور پہ گورنمنٹ اور ہمارا ڈیپارٹمنٹ ان کو Consider کرے گا۔ باقی ایسا کوئی ایشو، انٹرویوز ہو چکے ہیں، ریکروٹمنٹ بھی اس پہ ہوئی ہے صرف تین جو ہے، تین پوسٹیں جو ہیں اس کی ہم Re-advertisement کر رہے ہیں باقی ایسا کوئی ایشو ہے تو ایم پی اے صاحب! آپ آ جائیں، سیکرٹری صاحب اور میں آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، اگر کوئی ایشو ہے تو وہ ہم Sort out کر لیں گے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور: آپ آ جائیں، آپ آ جائیں، سیکرٹری صاحب کے ساتھ بیٹھ لیں گے ویسے انٹرویو ہو چکے ہیں، وہ اس پہ بھرتی بھی ہوئی ہیں، اس پہ ان کو اپوائنٹمنٹ لیٹر بھی مل چکا ہے۔ چلیں وہ ڈیٹیل ہم دیں گے ان کو، سردار صاحب کو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن نمبر 13621، حافظ عصام الدین صاحب!

حافظ عصام الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، پلیز۔

حافظ عصام الدین: سپیکر صاحب، یہاں میرا کوئسچن ہے جو کہ ایجنڈے پر نہیں آیا ہوا ہے، یہ آیا ہوا ہے کہ "Not received, answer not received" تو یہ ایک افسوسناک امر ہے جو ہمیں موقع پر نہیں ملتا ہے تو یہ ہمیں موقع پر یہ نہیں ملتا ہے کوئسچن، جس کی وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے پاس تو Answer ہے اس کا۔ میں اس کوئسچن کو ڈیفر کر دیتا ہوں، اگلے کسی دن پہ لے آئیں۔

حافظ عصام الدین: جی سپیکر صاحب، یہ تو پہلے آپ کی رولنگ تھی کہ جب ایسا کوئسچن آئے گا تو وہ Directly کمیٹی میں جائے گا تو اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیوں جی، لاء منسٹر صاحب!

حافظ عصام الدین: اگر آپ ہی کے فرمان پر عمل ہو جائے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: آپ اپنے ہی فرمان پر عمل فرما کر اس کو کمیٹی میں بھیج دے۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوسچن کا جواب تو نہیں آیا ہے میرے خیال میں۔ لاء منسٹر صاحب جواب دے دیں گے لیکن میں کوسچن میں دیکھ رہا ہوں سوال میں کہ FATA میں جنگلات کے حوالے سے اور ان کے ملازمین کے حوالے سے حکومت کی کیا پالیسی ہے، علیحدہ علیحدہ تفصیلات مہیا کی جائیں؟ جناب سپیکر، پوچھنا یہ ہے کہ یہ FATA کونسا علاقہ ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کوسچن کو، لاء منسٹر صاحب!

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر!

جناب سپیکر: جو میں نے رولنگ دی، (مداخلت) ایک منٹ، اس کو کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، ان شاء اللہ ٹھیک ہے پھر کوئی ایشو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کرتے ہیں نا۔ اس کوسچن پہ، اس کو تو میں کمیٹی کے حوالے کر رہا ہوں۔ یہ تو ہے کہ جب ان کو انہوں نے جواب ہی نہیں دیا تو کمیٹی میں آ کے جواب دیں۔

Is it the desire of the House that the Question No. 13621 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 13621 referred to the concerned Committee. جس کا جواب نہیں آئے گا ہم کمیٹی کو بھیجیں گے۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یعنی حکومتی پیپرز میں آ رہا ہے کہ FATA-----

جناب سپیکر: ہاں بالکل۔

جناب سردار حسین: کیا FATA موجود ہے؟

جناب سپیکر: FATA نام کی اب کوئی چیز نہیں رہی یہ ہمارے Merged Districts ہم صرف اس لئے کہہ دیتے ہیں ذرا Identification کے لئے Otherwise now that is settled area،

خیبر پختونخوا کا حصہ ہے۔ آئندہ یہ لفظ FATA نہ لکھا جائے اور نہ بولا جائے۔ کوئسچن نمبر 13647، حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: سپلیمنٹری کوئسچن۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سپلیمنٹری۔ Answer be taken as read، سپلیمنٹری پلیز۔ مائیک کھولیں حمیرا خاتون صاحبہ کا۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی یہ اسی طرح کا کوئسچن ہے بلین ٹری کے متعلق کہ پانچ سالوں کے درمیان جنگلات میں کتنی آتشزدگی ہوئی تو اس میں جو تفصیل دی گئی ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: حمیرا خاتون صاحبہ کا کوئسچن ہے؟

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی میرا سپلیمنٹری ہے اس میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو کوئسچن ہی نہیں ہے تو سپلیمنٹری پھر۔۔۔۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی ہاؤس کی پراپرٹی ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کا Reply ہے آپ کے پاس؟

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی Reply ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ بھی ایک وجہ ہے Reply آیا ہے۔

<u>ایک رکن</u>: سر! آپ کے رولنگ کے مطابق اس کو کمیٹی میں بھیجیں سر۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی حمیرا صاحبہ کو جواب دیا گیا ہے میں اسی میں سپلیمنٹری کر رہی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، اس کو ہم کمیٹی میں بھیجتے ہیں۔ اس کا جواب آج دن کو ایک بجے آیا ہے تو یہ سب ممبرز کے پاس اس کا Answer نہیں ہے۔

Is it the desire of the House that the Question No. 13647 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Question No. 13647 referred to the concerned Committee. اور میں سیکرٹری انوائرنمنٹ کو یہاں سے ڈائریکشن دیتا ہوں کہ آئندہ اس طرح کی Negligence برداشت نہیں ہو گی۔ تمام ڈیپارٹمنٹس سن لیں، دو دن پہلے اجلاس

سے پہلے ان کے Answers آنے چاہئیں اسمبلی تاکہ ہم ممبرز کو وہ Convey کر سکیں اور Late جو بھی بھیجے گا وہ بس سمجھ جائے کہ ان کا کوسچن سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave Applications': جناب انور زیب خان آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ آج کے لئے؛ آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب آج کے لئے؛ فیصل امین گنڈاپور صاحب آج کے لئے؛ سید محمد اشتیاق صاحب آج کے لئے؛ اکبر ایوب خان آج کے لئے؛ بلاول آفریدی صاحب آج کے لئے؛ ریاض خان صاحب آج کے لئے؛ شکیل احمد خان صاحب آج کے لئے؛ شفیع اللہ خان صاحب آج کے لئے؛ شاہ محمد خان صاحب آج کے لئے؛ احمد کنڈی صاحب آج کے لئے؛ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب آج کے لئے؛ شاہد وحید صاحبہ آج کے لئے؛ نادیہ شیر صاحبہ آج کے لئے؛ سید فخر جہاں صاحب آج کے لئے؛ اختیار ولی صاحب آج کے لئے؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب آج کے لئے؛ فہیم احمد صاحب آج کے لئے؛ جناب محمد شعیب خان 11 جنوری سے 2 فروری تک؛ خلیق الرحمان صاحب آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attentions': Sobia Shahid Sahiba, MPA, to please move her call attention notice No. 2190 in the House. Sobia Shahid Sahiba!

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، وہ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ پہلے بات کر رہی تھی پھر یہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: پہلے یہ کریں نا، پھر میں اس وقت پوائنٹ آف آرڈر اور قرار دادوں کے لئے ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: Order of the day complete کر لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، خیبر پختونخوا پولیس کے ذیلی ادارے ٹیلی کمیونیکیشن میں کانسٹیبل سے لے کر انسپکٹر تک ملازمین کام کر رہے ہیں لیکن مذکورہ ملازمین کا عرصہ دراز سے مختلف گریڈ

کی چالیس پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور موجودہ قانون اور پالیسی کے تحت ملازمین کی تقریباً عرصہ دو سال سے پروموشن نہیں کی جارہی جس کی وجہ سے نہ صرف مذکورہ ادارے کی کارکردگی متاثر ہورہی ہے بلکہ ملازمین کی حق تلفی بھی ہورہی ہے۔ حکومت مذکورہ ملازمین کی پروموشن ادارے کے پالیسی اور رولز کے تحت کرے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ چالیس سیٹس جو ہیں یہ خالی ہیں اور یہ ڈی آئی جی ٹیلی کمیونیکیشن کے ہاتھ کا کام ہے، انہی کے، اسی کی Pen سے ہوگا لیکن دو سال سے یہ جگہیں خالی ہیں اور یہ اس کی لسٹ جو مجھے بھجوائی گئی ہے یہ بندے انتظار کررہے ہیں کہ ان کانسٹیبلز کی پروموشن ہو اس پوسٹوں پہ اور آگے سے اور بھرتیاں ہوجائیں تاکہ بے روزگاری ہمارے اس صوبے سے اور لوگوں سے ختم ہوجائے لیکن جناب سپیکر صاحب، جو ڈی آئی جی صاحب ہے وہ اب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے سی پی او کو بھجوایا ہے ادھر بھجوایا، سب نے وہ پتہ کیا، سی پی او یہی کہتے ہیں کہ ڈی آئی جی کے ہاتھ کا کام ہے اور یہ لوگ انتظار میں ہیں ان کو اپنا حق نہیں مل رہا۔ اگر جناب سپیکر صاحب، اس پہ آپ لوگ، آپ اپنی طرف سے ایکشن لیں اور یہ بے روزگاری بھی ہے، مہنگائی بھی بہت آچکی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, who will respond? Law Minister Sahib!

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، ثوبیہ بی بی نے بڑا Valid question کیا لیکن میں اس کا سر، ذرا جواب دے دوں۔ ایک تو یہ ہے سر، کہ Section 140 of the Khyber Pukhtunkhwa Police Act 2017، سر! اس میں امنڈمنٹ ہوئی ہے اور اس میں سر، ان کی پروموشنز کے ساتھ کچھ شرائط لگی ہیں کہ جن کی وجہ سے ان کو پروموشن ملے گی۔ ایک Length of service ہے سر۔ اگر کہتے ہیں تو میں بی بی کو وہ ڈیٹیل بھی دے دوں گا۔ اس میں سر، انسپکٹر ٹیکنیکل کی پروموشن جو ہے وہ Purely جو ہے وہ Five years اس کی سروس ہوگی سر، اور اس کا اپر کالج کورس اگر اس نے کلیئر کیا ہوگا تو تب ہی اس کو پروموشن ملے گی سر۔ اسی طرح سر، سب انسپکٹر ٹیکنیکل کی Three years service ہے اگر وہ اس نے کلیئر کیا ہوگا تو تب اس کو، Three years سروس اس نے کی ہوگی تو اس کی پروموشن ہوگی سر۔ اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر ٹیکنیکل جو ہے سر، اس کی Three years service ہے اور سر، اس کے ساتھ، اس میں سر! یہ سب انسپکٹر جو ہے، اسسٹنٹ سب انسپکٹر اس کی 75% پروموشن یعنی کوٹہ جو ہے اس میں 75% پروموشن پہ ہوگی اور 25%

جو ہے وہ Initial recruitment پہ ہو گی اور سر، جو ہیڈ کانسٹیبلز ہیں ان کے لئے بھی اسی طرح کا Criteria ہے کہ انہوں نے Basic lower کیا ہو گا اس کے بعد ان کی Three years service ہو گی۔ تو جس طرح میڈم نے کہا ہے کہ ان کی دو سال سروس ہوئی ہے تو سر، ان کو چونکہ Criteria پر پورا نہیں اتر رہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ جیسے ہی ان کے Criteria پہ پورا اتریں گے تو ان شاء اللہ وہ پروموشن ہو گی سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثوبیہ شاہد صاحبہ!

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، دو سال سے یہ Vacancies خالی ہیں، میں یہ کہہ رہی ہوں ان کی نہیں کہہ رہی ہوں میں انسپکٹر اور سب انسپکٹر کی بات نہیں کر رہی۔ میں آپ کو یہ بتا رہی ہوں جو کانسٹیبلز ہیں، ان کو ہیڈ کانسٹیبلز بنا دیا جائے جو ان لوگوں نے یہ List provide کی ہے اس لسٹ کے مطابق یہ کانسٹیبلز کی لسٹ ہے، اس لسٹ کے مطابق ان چالیس کانسٹیبلز کو ہیڈ کانسٹیبلز Consider کریں، ان کا ٹائم بھی پورا ہے اور وہ Waiting پہ ہیں اسی لئے ہمارے پاس آئے ہیں اگر وہ رولز اور اس کے مطابق وہ نہ ہوتے تو وہ کبھی بھی نہ آتے۔ عوام یا لوگ تب اس ایوان میں ایم پی ایز کے پاس آتے ہیں جب ان کو اپنا حق نہیں ملتا تو سپیکر صاحب، آپ کے اس مجلس شوریٰ میں یہ ہم، یہ اپنے وہ لے کر آتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے اداروں سے یا جہاں سے بھی ہے یہ ہمارا حق ہمیں دے دیں اس فلور کے اوپر۔ اگر ہم اس میں بیوروکریسی کا اور یا ان کا ساتھ دے دیں اور اگر ہم اپنا جو ہمارا پاور ہے یا ہمارے جو ہیں کہ عوام کے لئے کچھ کر سکیں، اس کو ہم Ignore کریں اور اگر ہم اس بیوروکریسی کے کہنے پہ اور ان کے ٹال مٹول کے اس جنجال میں ہم آ جائیں جو یہ بات کرتے ہیں وہ کرتے ہیں تو پھر ہمارے ادھر بیٹھنے سے یا بولنے سے یا Per day یہ پندرہ لاکھ روپے خرچ کرنے سے کیا فائدہ ہے جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: اس پہ آپ لوگ پلیز۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب!

<u>وزیر قانون</u>: سر! ڈیپارٹمنٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ڈی پی سی کر رہی ہے ابھی اس جنوری میں لیکن سر، اس میں صرف وہ Eligible جو لوگ ہوں گے وہ پروموٹ ہوں گے۔ میں جس طرح میڈم کو ایک دفعہ پھر

کہہ رہا ہوں کہ جو Criteria پہ پورا اتریں گے پروموشن کے، ان کو پروموٹ کر دیا جائے گا اور جو رہ جائیں گے وہ اپنی اگر اپنی وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کو ریکروٹ کیا جائے گا پھر۔

<u>وزیر قانون</u>: جی سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, thank you.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: شفیق شیر آفریدی صاحب۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: بس بات ہو گئی ناں؟

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب! میں بات کر رہی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ثوبیہ بی بی! آپ دو دفعہ بات کر چکی ہیں نا بس ڈیبیٹ تو نہیں ہوتی، آپ کو جواب مل گیا کال اٹینشن کا، If you are not satisfied تو ووٹنگ کروا کے کمیٹی کو بھیجیں اس کو ختم کر دیں۔ Shafiq Sher Afridi Sahib MPA to please move his call attention notice No. 2201 in the House.

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 31 مئی 2018 کو FATA، PATA خیبر پختونخوا میں ضم ہوا ہے اور خاصہ دار فورس باقاعدہ محکمہ پولیس میں تبدیل ہو چکی ہے لیکن جن اہلکاروں اور ملازمین کے فیصلے معزز عدالتوں سے ہو چکے ہیں وہ فیصلوں کے باوجود تنخواہوں سے محروم ہیں اور جو اہلکار، ملازمین ریٹائر ہوئے، ان کی جگہ تاحال کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے تمام اہلکاروں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، میں ذرا Background پہ چلا جاتا ہوں۔ یہ تقریباً 31 مئی 2018 کو جب ہمارا Merger ہوا تھا، Ex-FATA کو خیبر پختونخوا میں ضم کیا گیا تو بعض ایسی چیزیں تھیں کہ وہ With the passage of time ہم نے کہا کہ ان میں ان شاء اللہ تعالیٰ بہت اچھا Response ہمیں ملے گا۔ یہ ہمارے ضلع خیبر کے ڈیڑھ سو اہلکار ہیں جناب سپیکر صاحب اور بدقسمتی سے ابھی تک یہ

Merger کے بعد ان کو جبری ریٹائرڈ کر دیا ہوا تھا جناب سپیکر، اور ان کی تقریباً بیس سے پچیس سال سروس ہے سر، تو میں نے مختلف ان کے ساتھ بیٹھک کی، ان کے ساتھ میں نے مختلف Negotiation کی پھر انہوں نے مجھے دو تین آپشنز دیئے تھے جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک آپشن یہ تھا کہ جو اہلکار فٹ ہیں اور خود نوکری کرنا چاہتے ہیں تو ان کو واپس بحال کیا جائے۔ دوسرے اہلکار جو اپنے بچوں کو اپنی جگہ بھرتی کروانا چاہتے ہیں سر، ان کو Onetime ان کی جگہ ان کے بچوں کو بھرتی کروائیں اور آخر میں اگر دونوں میں حکومت کو کوئی مشکل درپیش ہے جناب سپیکر، تو اس کا واحد یہ حل ہے کہ ابھی تک ان کے دو سال ڈھائی سال ہو گئے، ان کی تنخواہیں بھی بند ہیں، ان کو پنشن بھی نہیں ملا ہے جناب سپیکر۔ تو کم از کم ان کے ازالے کیلئے اور ان کو حق تلفی سے بچانے کے لئے جناب سپیکر، حکومت کو چاہیئے کہ ان کو کم از کم وہ جو پنشن ہے وہ تو دلوایا جائے جناب سپیکر۔ اس میں تقریباً کورٹ کی جانب سے چوتھے مہینے میں ایک ان کے حق میں فیصلہ کیا ہے کہ ان کو بحال کرایا جائیں لیکن ابھی تک بدقسمتی سے سات آٹھ مہینے اس فیصلے کے ہو چکے ہیں اس پہ ابھی تک Implementation نہیں ہوا جناب سپیکر۔ Thank you۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: سر! ڈیپارٹمنٹ نے جو Reply دیا ہے اس سلسلے میں، پہلے تو میں ان کو کہہ دوں کہ اگر ان کا کوئی Particular case ہے، ان کے بارے میں شکایت ہے جو بحال نہیں ہوئے جن کی بحالی کا آرڈر عدالت نے دیا ہے اور ان کو ڈیپارٹمنٹ نے بحال نہیں کیا تو وہ میرے ساتھ شیئر کر لیں، میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کا وہ مسئلہ ان شاء اللہ تعالیٰ حل کرا دوں گا لیکن ڈیپارٹمنٹ نے جو کہا ہے کہ تقریباً تنخواہیں سب کو مل رہی ہیں اس طرح کا کوئی Particular case ہے تو وہ ہمارے Knowledge میں لے آئیں تو اس کو ہم Solve کر دیں گے۔ دوسرا بھرتی کے بارے انہوں نے بات کی ہے سر، میرے پاس ایک ڈیٹیل ہے جو پورے NMDs میں جتنی بھرتی ہوئی ہے اس کے سلسلے میں ہے اور یہ بھی ان کی بات Genuine ہے کہ اس میں کچھ سیٹیں ابھی بھی خالی ہیں لیکن سر، Criteria اس میں یہ ہے کہ ETEA test qualification ہے۔ اس میں سر، اگر ان کے ساتھ میں بیٹھ جاتا ہوں ان کو میں وہ پوری ڈیٹیل دے دیتا ہوں کہ کن لوگوں نے ٹیسٹ کوالیفائی کیا ہے، کتنے لوگوں نے

ٹیسٹ کوالیفائی کیا ہے اور کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہیں اور خالی پوسٹیں ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا جو مسئلہ ہے ان کا یہ مسئلہ حل کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ شفیق شیر صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اس چیز کو دیکھ لیں پھر اگر کوئی Issue ہے تو بتا دیں ہمیں۔

جناب شفیق آفریدی: تھینک یو میرے Respectful Minister Sahib۔ سر، میرے ساتھ یہاں پہ Evidence موجود ہے سر، جو کورٹ کے ہمارے ساتھ Evidence ہے وہ جو جولائی میں ان کے بحال ہونے کا انہوں نے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے اب تک۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ شیئر کریں ان کے ساتھ تاکہ آپ کا مسئلہ جو ہے وہ حل ہو جائے۔

جناب شفیق آفریدی: ٹھیک ہے۔ Thank you Sir۔

سرکاری ملازمتوں میں فوت شدہ ملازمین کے بچوں کی بھرتی کے لئے مختص شدہ کوٹے پہ یونیورسٹیز میں عدم عملدرآمد سے متعلق خصوصی مجلس کی تشکیل

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Jan, Deputy Speaker to please move for constitution of the Special Committee on the matter raised in the sitting of the Assembly on 22nd November, 2021 under rule 194 Mr. Mehmood Jan, please.

Mr. Mehmood Jan (Deputy Speaker): Reference to the matter already raised in the sitting of the Assembly held on 22nd November, 2021, I wish to move under rule 194 of the Provincial Assembly of Khyber Pukhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988 that a Special Committee comprising of the following Members may be constituted:-

1. Mr. Mehmood Jan;
2. Mr. Fazal Shakoor Khan;
3. Mr. Kamran Khan Bangash;
4. Mr Waqar Ahmad Khan;
5. Syed Fakhar Jehan;
6. Mr. Nazeer Ahmad Abbassi;
7. Mr. Iftikhar Ali;
8. Mr. Muhammad Idress Khan;
9. Mr. Siraj-uddin;

10. Miss Sobia Shahid; and

11. Miss Nighat Yasmeen Sahiba.

Mr. Speaker: The question before the House is that the motion, moved by the honourable Deputy Speaker to constitute the Special Committee, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Special Committee is constituted.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر ہے ناں۔ ریزولیوشن بعد میں لائیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پہلے لے لیں۔آپ کی ریزولیوشن ہے نلوٹھا صاحب؟

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے یا ریزولیوشن ہے؟

سردار اورنگزیب: پوائنٹ آف آرڈر پر ہے۔

جناب سپیکر: اوکے۔

(شور)

جناب سپیکر: دیتا ہوں ناں سب کو دیتا ہوں۔ نلوٹھا صاحب!

رسمی کارروائی

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں بہت مشکور ہوں آپ کا کہ آج، میں نگہت اور کرنزئی صاحبہ کا بھی بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو واقعہ پچھلے دنوں مری میں ہوا اس حوالے سے بات کی اور ساتھ انہوں نے خیبر پختونخوا کے علاقے میں گلیات کا علاقہ ہے، اس میں گلیات کے عوام نے سیاحوں کے ساتھ جو بہترین رویہ اختیار کیا اور دو تین دن ان کی جو خدمت کی، ان کو اپنے گھر مہیا کئے، ان کو کھانے مہیا کئے اس پر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سب لوگوں نے بات کی ہے سپیکر صاحب، قومی اسمبلی میں بھی میں سن رہا تھا کہ جو مری میں واقعہ ہوا انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا اس میں مقامی لوگوں نے جو بھی رویہ اختیار کیا ہے وہ بھی قابل مذمت ہے اور جو پنجاب حکومت کی طرف سے سیاحوں کے ساتھ جو طریقہ کار انہوں نے اختیار کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پانچ دن پہلے سے برف باری جاری تھی اچانک

برف باری نہیں ہو گئی کہ لوگ پھنس گئے اور بائیس لوگ مر گئے۔ ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہے پنڈی سے اسلام آباد سے مری کا لیکن پنجاب حکومت وہاں پہ ان لوگوں کی مدد کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ جو برف ہٹانے والی مشینیں، صفائی والی مشینیں ہیں وہ ادھر اگر موجود رہتیں تو یہ لوگ نہ پھنستے اور نہ اتنی اموات ہوتیں۔ بہر حال موجودہ حکومت، مری حکومت، پنجاب حکومت اور مرکزی حکومت دونوں کی نااہلی کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔ باڑیاں سے اس طرف جناب سپیکر صاحب، پنجاب ہے اور باڑیاں سے اس طرح خیبر پختونخوا کا علاقہ ہے جس میں نتھیا گلی ہے، ڈونگا گلی ہے، چھانگلہ گلی ہے اور یہ سارا ایریا آتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ جتنے لوگ جتنے سیاح مری میں گئے ہیں شاید اس کے برابر نہیں تھے تھوڑے کم گلیات میں گئے ہیں اور پانچ پانچ فٹ برف گلیات میں بھی پڑی ہے جتنی مری میں تھی۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں گلیات کے عوام کو، جتنی برادریاں وہاں پہ رہتی ہیں میں ان لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مجھے افسوس بھی ہوا ہے کہ مری میں جو رویہ ہوٹل والوں کی طرف سے لوگوں کی طرف سے سیاحوں کے ساتھ روا رکھا گیا ہے اس کو تو اٹھایا گیا ہے لیکن جو گلیات کے عوام نے سیاحوں کے ساتھ مدد کی ہے ان کو اپنے گھر مہیا کئے ہیں رات کو ٹھہرانے کے لئے، ان کو کھانے مہیا کئے ہیں کسی نے بھی اس کو Appreciate نہیں کیا۔ میں اپنے لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ دو دن انہوں نے سیاحوں کی مدد کی ہے ان کے ساتھ تعاون کیا ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

سردار اورنگزیب: ابھی جو پوزیشن میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں جناب سپیکر صاحب، اب بھی سڑکیں بند ہیں گلیات میں اور مجھے افسوس ہے کہ کل بھی میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی مجھے آپ نے بات کرنے کا موقع نہیں دیا آپ چلے گئے تھے۔ میں یہی بات کرنا چاہتا تھا کہ جو واقعہ مری میں رونما ہوا ہے اس کو گلیات میں نہیں ہونا چاہیئے۔ ابھی تک، کل تک تو کوئی موت واقع نہیں ہوئی تھی۔ کل انتہائی افسوس کی بات ہے کہ روڈ کلیئر نہ ہونے کی وجہ سے ایک گاڑی گری ہے کھائی میں اور تین لوگ وہاں پہ مر گئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ تین دن گزرنے کے باوجود گلیات کے روڈز اس وقت تک صاف نہیں ہو سکے۔ سلائیڈنگ آ گئی ہیں، دیواریں گر گئی ہیں۔ ابھی تاجوال سے بھاگن کی طرف جو ایک جگہ پہ روڈ بند ہو چکا ہے ابھی تک نہیں کھل سکا ہے۔ پانی کے پائپ لائنوں میں کورہ جمنے کی وجہ سے پائپ لائنیں پھٹ گئی ہیں، لوگوں کو پانی تک نہیں مل رہا ہے، خوراک نہیں مل رہی ہے۔ میں سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہوں

گا۔ جناب سپیکر صاحب، لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں آج، چھ سات دنوں سے ان کے پاس کھانے پینے کی اشیاء نہیں ہیں۔ اگر وہ جس طرح کل ایک گاڑی گری ہے کھائی میں وہ بھی لوگ گھروں میں کھانے پینے کی اشیاء لینے کے لئے حویلیاں آئے تھے واپسی پر انہیں وہ حادثہ پیش آگیا اور تین قیمتی جانیں ضائع ہو گئی ہیں، وہ لوگ فوت ہو گئے، تین ایک گھر کے آدمی فوت ہوئے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جس طرح مری میں لوگوں کو Compensate صوبائی حکومت کی طرف سے کیا گیا ہے خیبر پختونخوا بھی ان تین لوگوں کے لئے معاوضہ جاری کرے، ان کو Compensate کریں، ان کی امداد کریں اور دوسرا جو روڈز ابھی تک بند ہیں سپیکر صاحب، فی الفور کھولے جائیں اور جو لوگ گھروں میں بند ہیں ان کے پاس کھانے پینے کی اشیاء نہیں ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

سردار اورنگزیب: میں یہ مطالبہ کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ گلیات کو آفت زدہ علاقہ قرار دے کر ان لوگوں کے پاس خوراک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ لکڑی میں نے کتنی دفعہ یہاں پہ بات کی ہے یہ فارسٹ منسٹر صاحب نہ دلچسپی لیتا ہے اپنے محکمے میں یہ صرف Billion trees لگاتا ہے، آج دو Questions تھے اس کے حوالے سے اسمبلی میں نہیں آیا۔ میں نے کتنی دفعہ درخواست کی ہے کہ Subsidized بالن جو پنجاب میں لوگوں کو سستے نرخوں پہ لکڑ فراہم کی جارہی ہے باڑیاں تک اور ادھر خیبر پختونخوا کے ایریا میں وہ لکڑ فراہم نہیں کی جاتی۔ جناب سپیکر صاحب، لوگ جنگل کی لکڑ، میں شکریہ پھر ادا کرتا ہوں گلیات کے عوام کا کہ وہ بہت اجتناب کرتے ہیں جنگل کی لکڑی کا ضیاع کرنے سے۔ اب ان کے پاس بالن کے لئے کوئی چیز نہیں ہے پانی کا بھی جو میں نے آپ کو بتایا ہے کہ سارا معاملہ پائپ لائنیں پھٹ چکی ہیں۔ بجلی کا نظام جناب سپیکر، گلیات میں درہم برہم ہے۔ آج چار دن ہو گئے ہیں نتھیا گلی، کالا باغ، چھانگلہ گلی جتنا گلیات کا ایریا ہے، ٹھنڈیانی تک اور بیرن گلی تک بجلی کا نظام درہم برہم ہے اور واپڈا والوں کو کوئی پرواہ نہیں ہے اور اس وقت تک بجلی بحال نہیں ہو سکی ہے۔ لوگوں کے موبائل چارج نہ ہونے سے ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ بھی نہیں کر سکتے ہیں اور اندھیرے میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ سڑکیں بند ہیں وہ کدھر جائیں اور ایک اہم مسئلہ جناب سپیکر، جو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شارٹ کریں ناں؟

سردار اورنگزیب: ایبٹ آباد سے اوپر سیاحوں کو تو ضرور اگر انتظامیہ روکتی ہے تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو لوگ اپنے سودا سلف لینے کے لئے ایبٹ آباد آتے ہیں اور واپسی پر انہیں بھی روکا جاتا ہے اور ایک ایک دو دو چھ چھ گھنٹے تک انہیں وہاں پہ مقامی لوگوں کو روک کر میں حیران ہوں کہ یہ کیا حفاظتی اقدامات کس طریقے سے کئے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، گلیات جو ہے آپ جانتے ہیں آپ کے بالکل پڑوس میں ہے، اگر مری میں پانچ فٹ برف پڑے تو گلیات میں بھی پانچ فٹ، چار فٹ برف پڑتی ہے۔ ابھی تک جو مری روڈ ہے وہ سنگل ٹریفک کے لئے کھولا گیا ہے ڈبل ٹریفک اس وقت تک اس کے اوپر نہیں جا رہی ہے، جگہ جگہ آٹھ دس دس پندرہ گاڑیاں پھنسی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Okay thank you۔ میں یہاں سے پیسکو، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جی ڈی اے اور سی اینڈ ڈبلیو کو ڈائریکشن جاری کرتا ہوں کہ گلیات میں اگر بجلی کا کوئی نظام معطل ہے تو اس کو فی الفور ٹھیک کرے۔ پبلک ہیلتھ کا ہے تو اس کو ٹھیک کریں۔ جی ڈی اے اور سی اینڈ ڈبلیو یہ جی ڈی اے کا علاقہ ہے اس میں کریں۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کے اوپر بھی جاری کر دیں گے۔ ایک دو چیز نمٹا لوں۔ تھینک یو نلوٹھا صاحب۔ جی سردار حسین بابک صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: بس ختم ہو گیا ہے ناں یار؟

سردار اورنگزیب: سر! میری بات سنیں، پلیز۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں ایک گھنٹہ تو بات نہیں ہو سکتی ناں یار۔ بس Time is over۔

سردار اورنگزیب: عوام کی آواز آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ ایک منٹ مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب: میرا یہ مطالبہ ہے سپیکر صاحب، صوبائی حکومت سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ گلیات کو آفت زدہ قرار دے کر وہاں پہ امدادی کارروائیاں کی جائیں۔ سپیکر صاحب، آپ نے تو جی ڈی اے کو تو ہدایات دے دی ہیں واپڈا کا کون بجلی وہاں بحال کرے گا؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے واپڈا کو بھی ہدایت دی ہوئی ہے۔

سردار اورنگزیب: اتنے دنوں سے کیوں بجلی اس وقت تک بحالی نہیں ہو سکی ہے؟

جناب سپیکر: واپڈا کو بھی دی ہے، سی اینڈ ڈبلیو کو بھی دی ہے، پبلک ہیلتھ کو بھی دی ہے۔

سردار اورنگزیب: سڑکیں بند ہیں جو سی اینڈ ڈبلیو کا کام ہے جدھر سلائیڈنگ پڑے گی پڑ گئی ہیں دیواریں گر گئی ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ تاجوال سے بھاگن کی طرف روڈ بند ہے۔ تیسرا دن ہے کہ لوگ نہ تاجوال سے اوپر آ سکتے ہیں کالا باغ کی طرف نہ نیچے جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ نے شاید میری بات، میری بات نہیں سنی۔ میں نے پیسکو، پبلک ہیلتھ، جی ڈی اے، سی اینڈ ڈبلیو سب کو ہدایات دی ہیں کہ جن کا بھی جو سسٹم وہاں پہ ابھی خراب ہے اس کو فی الفور ٹھیک کریں۔

سردار اورنگزیب: اور ساتھ آفت زدہ بھی گلیات کو قرار دیا جائے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ تو بات آگئی گورنمنٹ تک۔ جی بابک صاحب! باری باری۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، زه ستاسو شکریه هم ادا کومه او حقیقت هم دا دے چې مری کښې ډیره افسوسناکه واقعه راغلې ده او د دې نه مونږ انکار نه شو کولې چې دا بد انتظامی ده، په انتظامی توګه باندې ډیر لوئې غفلت دے، ډیره لویه کوتاهی ده او دا ناقابل معافی ده جناب سپیکر، په دیکښې دویمه رائے نشته۔ هم دغسې څنګ چې عنایت الله خان وائی او نور ممبران وائی زمونږ صوبه هم کالام دے، بحرین دے، کمراټ دے څنګ چې زمونږ د ایبټ آباد علاقه ده، مانسهره ده، تور غر دے، شانګله ده Even دا چې زمونږ د باجوړ چې څومره علاقې دی جناب سپیکر، پکار دا ده ټولو علاقوں کښې ما نه نامې پاتیری ټوله پختونخوا۔ جناب سپیکر، چې هلته ډیپارټمنټ څه انتظام اوکړی دا ډیره ضروری خبره ده۔ جناب سپیکر، ما نن ستاسو نه ټائم

غوښتې دے په پوائنټ آف آرډر باندې او هغه دا چې زمونږ دې صوبه کښې منشیات چې په کوم شکل باندې کور په کور خواره شو جناب سپیکر، کلی په کلی خواره شو منشیات او دا ډیره افسوسناکه خبره هم ده او دا ډیره خطرناکه خبره ده جناب سپیکر۔ دلته خو Merged ضلعې چې نن هم زمونږ په ذهن کښې او په کتابونو کښې ورته مونږ FATA وایو جناب سپیکر صاحب، چې کله دا Merged نه وه، بدقسمتی وه چې بیا ډیر ځیزونه په دغه علاقون کښې کهلاؤ وو، نه ورته کار، Writ هلته د حکومت نه وو۔ اوس خو په ټوله پختونخوا کښې جناب سپیکر، داسې ضلع نشته د بدقسمتئی نه چې مونږه اووایو چې هلته زمونږ بچو ته آئس نه رسی او دا هر کورته رسی، که غریب کور دے هغه ته هم رسی جناب سپیکر، او که مالدار کور دے هغه ته هم رسی۔ دا منشیات په تیرو پینځوؤ شپږو کالو کښې چې زمونږ په دې صوبه کښې څومره عام شو تعلیمی ادرون ته اورسیدل۔ نګهت بی بی هم بار بار د دې منشیاتو خبره کوی او مونږه ټول بیا بیا د دې خبره کوؤ۔ جناب سپیکر، لګی دا او دا زمونږ مشترکه مسئله ده۔ زه هر ګز دا نه وایم چې دا د حکومت غفلت دے یا دا د حکومت کوتاهی ده۔ دا زمونږ د دې ټولې صوبې مشترکه مسئله ده۔ جناب سپیکر، په جسمانی توګه باندې خو Already د پښتنو په دې خاوره د پولیو ډراپس چې تقسیمیږی تر ننه پورې هغه کارکنان چې دی هغه Unknown خلق وژنی او پته ئې نه لګی۔ په جسمانی توګه جناب سپیکر، دا زهر چې په کوم شکل باندې خوریږی خطرناکه خبره دا ده خو د هغې نه خطرناکه خبره چې ده جناب سپیکر، هغه دا ده چې په دې ناکرده کاروبار کښې کوم خلق ملوث دی جناب سپیکر، هغوی Billionaires شو، هغوی Trillionaire شو۔ هم دغه ناجائزه پیسه په دې خاوره کښې د آړی ګړی د پاره جناب سپیکر، استعمالیږی۔ زه هر ګز دا خبره سکور کول نه غواړم چې زه په دې سکور کول غواړمه او په حکومت باندې تنقید کومه خو سوال خو به پیدا کیږی جناب سپیکر، چې دا ټوله صوبه دا خو Settled area ده، دلته فورسز موجود دی، دلته ایډمنسټریشن موجود دے، دلته Writ of the Government موجود پکار دے، په نظر راتګ پکار دے جناب سپیکر۔ دلته مونږ ټولو له خپل

کردار ادا کول پکار دی جناب سپیکر۔ زه خو دې وخت کښې ډېر په معذرت سره دا خبره کوم چې د منشیاتو د روک تهام د پاره نه د حکومت Writ په نظر راځی او نه چې کوم عملیات یا چې کوم اقدامات اخیستل پکار دی جناب سپیکر، نه هغه په نظر راځی۔ دا اډې د منشیاتو د سپلائی کولو، د خرڅولو دا ټولې دنیا ته پته ده، دا میډیا ته پته ده، دا اولس ته پته ده جناب سپیکر، دا حکومت ته نه ده پته، دا انتظامیې ته نه ده پته، دا فورسز ته نه ده پته، دا د هغوی په پارټ او د هغوی په کارګزارئ باندې ډېر لوئې سوالیه نشان دے جناب سپیکر۔ تاسو سوچ اوکړئ چې دا آئس زمونږ په دې ټوله خاوره بیا زمونږه هغه پاپولیشن، د هغې هغه Ratio چې هغه زمونږ Cream دی، دا سبانې مستقبل د هغوی لاسو ته مونږه سپارو جناب سپیکر، دا د قام معماران دی، د دې ریاست معماران دی جناب سپیکر۔ نن خو بیا لګی دا زه هر ګز الزام لګول نه غواړم خو د حکومت دې خاموشئی ته یا د حکومت دې تماشې له مونږ کومه نامه ورکړو؟ جناب سپیکر، په دې به زما نه حکومت نه خفه کیږی۔ جناب سپیکر، په هر پولیس سټیشن کښې کمیټئ جوړې دی، د ضلعې په سطح جوړې دی جناب سپیکر، د تحصیل په سطح باندې جوړې دی جناب سپیکر۔ دا چې کومې د کمیونټی کمیټئ دی، بااثره خلق دی پکښې او ښه خلق دی پکښې۔ جناب سپیکر، پکار دا ده چې هغه کمیټئ هم بااختیاره شی چې پولیس د هغوی سره په رابطه کښې وی جناب سپیکر۔ یو طرف ته که دا منشیات عام شو، مونږ له راروان نسل تباه کوی، بل طرف ته دا هم جناب سپیکر، واضحه ده چې دا زمونږ د دې صوبې تاریخ او کلچر جناب سپیکر، تباه کوی۔ حکومت ته خواست دے چې په دې مسئله باندې تماشه نه ده پکار۔ پکار دا ده زمونږ چې څومره Intelligence او زمونږه ایجنسئ دی، هغوی له پکار دی چې د صوبائی حکومت سره په ربط کښې شی، صوبائی حکومت د ورسره په ربط کښې شی۔ دلته د اولس په نظر کښې لګی دا چې خدائے مه کړه، بیا مه کړه د دې منشیاتو عام کولو کښې خدائے مه کړه حکومت ملوث دے۔ مونږ هر ګز دا خبره نه کوؤ خو چې په آسانه منشیات دومره عام شو، په آسانه منشیات دومره خرڅیږی، ښکاره اډې موجودې دی بیا حکومت لاس ولې نه

اچوی؟ دا د حکومت په پارټ يو ذمه واری جناب سپيکر، ضرور ده۔ زما به حکومت ته خواست وی چې دا د دې صوبې مشترکه مسئله ده، دا زمونږ د ټولې صوبې مسئله ده۔ دا مسئله نه يواځې د حکومت مسئله ده او دا مسئله نه يواځې د اپوزيشن مسئله ده، دا د ټولې صوبې مسئله ده، بايد چې حکومت دې ته سنجيده شی۔ زمونږ د اپوزيشن نه د منشياتو روک تهام کبنې او په دې گهناؤنا بزنس کبنې چې کوم کوم خلق ملوث دی، څومره هم مرسته زمونږ نه حکومت غواړی جناب سپيکر، د دې صوبې په خاطر، د دې صوبې د اولس په خاطر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب سردار حسین: او د ځوانانو په خاطر باندې د اپوزيشن کردار چې دے دا به د حکومت سره ترلې روان وی او دا به ورته برغ روان وی جناب سپيکر۔ ډيره مهربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو بابک صاحب۔ کامران بنگش صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: کرتا ہوں دیتا ہوں میں ٹائم سب کو، جی؟ چلیں کامران صاحب! آپ اکٹھا جواب دے دیں، نوٹ کرتے رہیں، اکٹھا جواب دے دیں نوٹ کرتے رہیں پوائنٹس۔ بابک صاحب کا آپ نے نوٹ کر لیا ہے اب ان کا بھی نوٹ کر لیں۔ جی عنایت اللہ خان!

جناب عنایت اللہ: سر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں کل سے آپ سے ریکویسٹ کر رہا تھا اور جو نگہت بی بی نے آج بات کی ہے میں ان پہ دو ریزولیوشنز بھی تیار کر کے لے آیا تھا یعنی میں پورے صوبے کی بھی بات کرنا چاہ رہا تھا، میں گلیات کی بھی بات کرنا چاہ رہا تھا اور میرے پاس وہ دو ریزولیوشنز اب بھی موجود ہیں۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: سر، میں اس پہ کل بات کرنا چاہ رہا تھا اور میں آپ سے گزارش بھی کرنا چاہ رہا تھا۔ یہ اتنا بڑا سانحہ ہے، اتنا بڑا واقعہ ہے کہ اس پہ اسمبلی کی Routine کی Proceedings رکوانی چاہیئے تھی، میں کل یہی ریکویسٹ کر رہا تھا اور آج بھی جب میں نے ایجنڈا دیکھا میں بروقت نہیں آ سکا۔ میرا خیال تھا

کہ آپ پورے ایجنڈے کو Set aside کرکے اسی Issue پہ بات کریں گے۔ سر! یہ بڑا Important اس لئے ہے کہ مری اور گلیات آپ کے پاکستان کے اندر ٹورازم کا Hub ہے اور یہ پاکستان کے لئے نہیں بلکہ پورے دنیا کے لئے ایک Tourists destinations ہیں، جگہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ تین Angles سے آپ اس پہ بات کر سکتے ہیں، ایک انتظامی ناکامی ہے حکومت کی۔ دیکھیں اس زمانے کے اندر برف کے حوالے سے، بارش کے حوالے سے Forecast کوئی مشکل کام نہیں ہے ایک Exact science ہے۔ حکومت کو پتہ چل جاتا ہے بہت پہلے سے کہ بارش اس وقت شروع ہوگی برف اس وقت شروع ہوگی، اس لیول کی برف ہوگی اس لیول کی بارش ہوگی۔ پھر اس کے نتیجے میں آپ Travel advisory issue کرتے ہیں اور Travel advisory کو، Travel advisory نہیں بلکہ اس کو Implement کرتی ہے انتظامیہ، تو سب سے پہلے جو Negligence ہوئی ہے انتظامیہ نے کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نہ صرف جوڈیشل کمیشن بنائے بلکہ اس کی Recommendations کو Implement کریں کیونکہ جو سیاحت اس طریقے سے بدنام ہوئی ہے، ٹورازم جس طریقے سے بدنام ہوئی ہے میرا خیال ہے اس کا پاکستان کو بہت بڑا نقصان ہوگا، معاشی نقصان ہوگا۔ دوسرا جو اس کا پہلو ہے وہ گلیات کے اندر نہیں بلکہ مری کے اندر جو ہوٹلز مالکان نے، وہاں کے لوکل بزنس ہولڈرز نے لوگوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے جس طریقے سے ان کو کمروں کے اندر لوٹا ہے، کھانے پکانے کی چیزوں میں ان کو لوٹا ہے تو یہ دوسرا ہے کہ اس کو Regulate کرنے کی ضرورت ہے۔ سر! میں ان دونوں پہ اس پہ ایک ریزولیوشن ڈرافٹ کر چکا ہوں آپ اجازت دیں تو وہ میں باقی پارٹیوں سے ڈسکس کرکے ان سے دستخط کرواکر اس کو اسمبلی سے پاس کرواسکتے ہیں تاکہ فیڈرل گورنمنٹ ان Recommendations پر پھر عمل کریں۔ دوسرا جو تھا وہ ہمارے پورے صوبے کا تھا کیونکہ یہ آفت پورے پاکستان کے علاوہ ہمارے صوبے کے اندر بھی ہے اور میرے اپنے ضلع کے اندر، دیر اپر کے اندر ڈوگ درہ ایک گاؤں ہے، اس میں ایک گھر گر گیا اور اس گھر کے سارے لوگ جو گھر کے اندر موجود تھے وہ شہید ہو گئے۔ ایک جگہ پہ ایک دوسرا گھر گیا ایک لیوی سپاہی شہید ہو گیا، تیسری جگہ ایک اور گھر گر گیا اس میں ایک سترہ سالہ بچی شہید ہوئی۔ اس کے علاوہ ایک گھر ایسا گر گیا جس میں ایک سو چالیس بکریاں جو ہیں وہ مر گئیں اور اس بندے کا پورا اثاثہ تباہ ہو گیا۔ اس طرح جو دور دراز کی Valleys ہیں وہ سارے بلاک ہیں، بجلی کا نظام درہم برہم

ہے۔آپ دیکھیں چترال تو بڑاDifficultعلاقہ ہے اپر چترال کی کیا صورتحال ہو گی،چترال تو رقبے کے لحاظ سے پورے صوبے کے برابر ہے پھر باجوڑ کی بات ہوئی،کالام کی بات ہوئی،لوئر دیر کی بات ہو گئی تو اس پورے صوبے کے اندر گلیات کی طرح پورے صوبے کے اندر ایک لحاظ سے اس برف باری کے نتیجے میں بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔تو میں نے دوسری جو ریزولیوشن ڈرافٹ کی تھی وہ اس حوالے سے تھی کہ حکومت فوری طور پہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو پیسے بھی ٹرانسفر کرے،ان کو لاجسٹک سپورٹ بھی دے دیں تاکہ روڈ کلیئرنس بھی کریں بجلی کی بحالی بھی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ جن لوگون کی Deathsہوئی ہیں،شہادتیں ہوئی ہیں ان کو Compensationدی جائے۔ جن کے گھر گر گئے ہیں جناب سپیکر صاحب،ان کو گھر دوبارہ بنانے کے لئے پیسے دیئے جائیں۔جناب سپیکر صاحب،جو آپ کے گھروں کے معاوضے ہیں وہ بھی انتہائیNominalہیں اس میں لوگوں کو کچھ،ایک بندے کی ایک سو چالیس بکریاں جو ہیں وہ پورا اثاثہ ہے جو اس کا ختم ہو گیا ہے تو آپ کا جو ریلیف ایکٹ ہے،اس میں اس کی جو Compensationہے وہ بہت پرانا اور Outdatedہے۔ تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت وہ ریزولیوشن جو ہے یہاں پیش کرتا ہوں حکومت اس پوری چیز کو Reviewکرے اور لوگوں کو Compensateکریں،لوگوں کو پرانے Rateسے Compensateنہ کریں بلکہ اس کے لئے حکومت کیبنٹ کے اندر کیس لے آئے،اس کو Revisitکریں۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان دونوں ریزولیوشنز کو میں صوبائی اسمبلی کے دیگر ممبران سے دستخط کرتا ہوں آج ہی ہمیں اجازت دے دیں تاکہ ان دونوں ریزولیوشنز کو ہم پاس کر سکیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے لاء منسٹر کو آپ دکھادیں۔ مومنہ باسط صاحبہ!

<u>محترمہ مومنہ باسط:</u> جی بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ میں یہ جو واقعہ Obviously ہوا ہے سانحہ Unfortunately no doubt جو اموات ہوئی ہیں مری میں وہ بہت Tragic ہیں However مجھے اس بات سے اپنے جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں، Rescue 1122 ہے جو ہمارا ہزارہ پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے،ڈسٹرکٹ پولیس جو ایبٹ آباد ہے پھر جی ڈی اے ہے جس طریقے سے Vigilance سے انہوں نے جلدی جو اقدامات اٹھائیں جس کی وجہ سے کوئی کیجولٹی نہیں ہوئی،اس کے لئے میں ان ڈیپارٹمنٹس کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں اور ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتی ہوں اور اس بات پہ بھی مجھے خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے جو قابل میرے Colleagues ہیں وہ At least اپنے حلقے کے لوگوں کے

بارے میں بات کر رہے ہیں اور مجھے بہت اچھا لگا کہ انہوں نے ان کے بارے میں بات کی کہ جس طریقے سے گلیات کے لوگ ہیں وہ بہت ہی Hospitable ہیں اور میں، میرا خود ان میں بہت آنا جانا ہے اس بات سے ایک تھوڑا دل کو سکون بھی یا تسلی بھی ہوئی کہ جس طریقے سے انہوں نے بھی ان ڈیپارٹمنٹس کا ساتھ دیا، ان کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر انہوں نے لوگوں کی ہیلپ کی اور ابھی بھی وہ اسی طریقے سے کیا جا رہا ہے تو اگر نلوٹھا صاحب ان کو بھی Appreciate کر دیتے تو اچھا ہوتا ان کی بھی حوصلہ افزائی ہو جاتی۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جی ڈی اے نے گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، لوکل ہماری ڈسٹرکٹ پولیس ایڈمنسٹریشن، ڈی پی او، ڈی سی موقع پہ موجود رہے ہیں وہاں امدادی سرگرمیوں میں اور Rescue 1122 نے رات گئے تک دوسرے دن بھی کام کیا ہے، عوام نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے ہم سب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثوبیہ بی بی! پہلے آپ کر لیں آپ کا شور ختم ہو پھر میں کسی اور کو ٹائم دوں پھر سراج خان، اس کے بعد آپ کر لیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> Thank you so much۔ جناب سپیکر صاحب، آپ نے آخر کار مجھے ٹائم دے دیا، Thank you۔ جناب سپیکر صاحب! میں جو بات کر رہی ہوں وہ سی این جی بندش کے بارے میں بات کر رہی ہوں جو ہمارے یہ سردیوں میں جس طرح یہ سارے واقعے ہوئے ہیں تو ہمارا صوبہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کامران صاحب! پوائنٹس نوٹ کرتے رہتے ہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> ہمارا صوبہ کے پی کے میں جو سی این جی کی بندش ہے جو لائنیں صبح جب ہم اسمبلی آتے ہیں یا گھر سے باہر نکلتے ہیں جو دو دو تین تین میلوں میں غریب ٹیکسیوں، ڈرائیوروں رکشوں اور Even کہ یہ ویگن اور بسوں میں بھی ڈھیر ساری گاڑیوں میں جو سی این جی لگی ہوئی ہے جو فیول اتنا مہنگا ہو چکا ہے پٹرول اس کو برداشت نہیں کر سکتے اور سی این جی کے لئے وہ پانچ پانچ چھ چھ گھنٹے انتظار کرتے ہیں دس دس گھنٹے انتظار کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، اور اس کے بارے میں میں آپ کو یہ بتاؤں گی جناب سپیکر صاحب، جو ہمارے صوبے کی پیداوار ہے 500 MMCF ہے، Per day ہماری پیداوار یہ ہے اور ہماری

ضرورت زیادہ سے زیادہ MMCF 250 ہے اور سی این جی سیکٹر 48 یا MMCF 50 ہے جو کہ اپنی پیداوار کا تقریباً دسواں حصہ بنتا ہے۔ سی این جی کی بندش سے ہمارے صوبے کے ستائیس لاکھ لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، چھ یا پانچ دنوں سے ہماری ٹرانسپورٹ کا نظام درہم برہم ہوا ہے جبکہ لوگ من مانے کرائے لے رہے ہیں۔ اٹھارہویں ترمیم کے مطابق صوبہ اپنی ضرورت سے زیادہ پیداوار کر رہا ہے۔ لہذا سی این جی سیکٹر کو گیس مہیا کی جائے۔ 1973 کے آئین کے مطابق آرٹیکل 158 کے تحت پشاور ہائی کورٹ نے 2010 میں ایک آرڈر کیا تھا کہ ہماری پیداوار جو ہے پروڈکشن ہماری زیادہ ہے Consumption ہماری کم ہے۔ ہمیں اپنا ہمارا تقریباً ابھی جو ہمیں مل رہا ہے MMCF 1.5 مل رہا ہے ہماری جو ضرورت ہے وہ MMCF 250 ہے جناب سپیکر صاحب۔ 2016 میں پشاور ہائی کورٹ نے جناب سپیکر صاحب، دوبارہ اس آرڈر کو Review کروایا پھر کہا کہ اس پہ صوبائی حکومت عمل کرے۔ 2020 میں ایبٹ آباد میں پشاور ہائی کورٹ بنچ سے تیسری دفعہ اس آرڈر کو دوبارہ Review کرا دیا کہ یہ کرے اور 2021 چھ مہینے پہلے جناب سپیکر صاحب، اسی فلور کے اوپر آپ نے جناب سپیکر صاحب اس کے لئے کیا کہ جو ہماری پروڈکشن ہے، کم سے کم ہماری عوام کو اس پروڈکشن کے مطابق جو ہماری اپنی Per day 500 MMCF پروڈکشن ہے اس کے مطابق ہمیں جو ہے ضروریات کے مطابق دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے غریب رل رہے ہیں نہ ہمیں گیس ہے اور اس ٹرانسپورٹ کا اگر یہ کہے کہ باہر گھروں سے ہم نے سی این جی پمپوں میں گیس کو بند کیا ہے تو وہ گھروں میں کسی کو چولہا جلانے کے لئے بھی نہیں ہے نہ کھانا پکانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، پلیز۔ اس ایوان کو میں یہ ریکویسٹ کر رہی ہوں تو پلیز جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کا بھی ڈیمانڈ ہے اس پورے ایوان کا ڈیمانڈ ہے اور ہمارے پورے غریب عوام کا ڈیمانڈ ہے جناب سپیکر صاحب، اس پہ ایک کمیٹی بنائی جائے، ایک قرارداد اس پہ پاس ہو جائے تاکہ ہمیں اپنا حق ملے اس صوبے کو اس صوبے کے لئے۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس بس Thank you۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہم سب نے آواز اٹھانی ہے اور اگر آپ نہیں اٹھائیں گے جناب سپیکر صاحب، تو یہ عوام آپ سے بھی پوچھے گی۔

جناب سپیکر: Thank you۔لائق خان صاحب پھر فضل الہیٰ صاحب۔
جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ضلع تور غر صوبے کا سب سے پسماندہ ضلع ہے، 90 percentپہاڑی علاقہ ہے اور گزشتہ چار روز سے چھ روڈز جو ہیں لنک روڈز وہ بند ہیں۔ جس طرح کہ آپ نے مہربانی فرمائی ہے آپ نے رولنگ دی ہے گلیات کے لئے تو مہربانی کر کے ضلع تور غر کے لئے بھی یہ کہیں کہ ہمارے چھ روڈز کھل جائیں چار دن سے بند ہیں ہنگامی طور پہ۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ چند روز پہلے جناب وزیر اعلیٰ صاحب تور غر تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے وہاں پر ایک اعلان کیا تھا کہ 1122 جو ہے عارضی طور پہ وہاں پر سیکرٹری صاحب بھی موجود تھے کہ یہاں پر یہ شفٹ ہو جائے اور کام شروع کرے۔ چونکہ ٹینڈر ہو چکا ہے دفتر کا، کام شروع ہے دفتر پہ۔ ڈی سی صاحب نے سیکرٹری صاحب کے ساتھ میٹنگ کر کے یہ کہا تھا کہ آپ اپنا سٹاف بھیج دیں، گاڑیاں بھیج دیں میں آپ کو فی الحال عارضی طور پہ جگہ دے دوں گا تو مہربانی کر کے یہ 1122 کو بھی آرڈر فرمائیں کہ وہ بھی چلے جائیں اور جو ہمارے چھ روڈز بند ہیں مہربانی کر کے ان کو کھلوا دیں کیونکہ غریب لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے، مہربانی ہو گی۔
جناب سپیکر: میں پورے صوبے کیلئے ڈائریکشن دیتا ہوں کہ جہاں بھی برفباری سے روڈز بند ہیں، بلاک ہیں، ان کو کھولا جائے صوبے کے کسی بھی شہر کے اندر اور چیف منسٹر صاحب نے جو وہاں بات، وعدہ کیا ہے تور غر میں 1122 کا، اس کو بھی فی الفور وہاں پہ Ensure کیا جائے۔ جی فضل الہیٰ صاحب!
جناب فضل الہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! جیسا کہ ہمارے معزز ممبران صاحبان نے بات کی ہے سی این جی سٹیشنز جو بند کیے گئے ہیں 20 تاریخ تک۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صارفین کو کافی فائدہ ہوا ہے اس سے اور بہت زیادہ مطلب ہے کہ گیس کی جو کمی ہے وہ گھروں میں پوری ہوئی ہے لیکن یہاں پر ایک بات ہے سپیکر صاحب، آج جو سی این جی سٹیشنز ہیں وہ صرف غریبوں کے لئے ہیں سپیکر صاحب، وہاں سے رکشے کا غریب بندہ جو ہے وہ سی این جی سٹیشن جاتا ہے، سوزوکی سٹیشن پہ جاتے ہیں اور جو بھی مزدور کار لوگ ہیں سپیکر صاحب، وہ جاتے ہیں سی این جی سٹیشن پہ۔
جناب سپیکر: آج کل تو میرے خیال میں پٹرول اور سی این جی کے ریٹس برابر ہی ہیں Almost نزدیک نزدیک ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی: دیکھیں جی ابھی بات آپ کی بجا ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اب ایک رکشہ یا سوزوکی یا کوئی بھی کمرشل گاڑی جو کہ چھوٹی موٹی گاڑیاں ہیں وہ Fit ہیں سی این جی پہ تو اس کو Convert کرنے میں غریبی ہے، مجبوری ہے لوگوں کی وہ Convert کر نہیں سکتے ہیں فی الحال تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر آپ رولنگ دیں کیونکہ اس سے پہلے صبح دوپہر شام ٹھیک ٹھاک گھروں کو میسر تھی گیس ہر گھر کو تو میں کہتا ہوں اگر سی این جی سٹیشنز آپ رولنگ دیں اور کھول لیں تاکہ جو غریب ہیں اگر ان کے گھر میں گیس ہو بھی تو کھانے پکانے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو پھر کیا کریں گے سپیکر صاحب۔ اس لئے میری ریکویسٹ ہے کہ آپ رولنگ دیں کہ یہ گیس جو ہے سی این جی سٹیشنوں کو کھول دیا جائے۔ Thank you Sir۔

جناب سپیکر: اصل میں اس صوبے کا جو گیس کے اوپر حق ہے وہ صوبے کو پورا نہیں مل رہا جس کی وجہ سے یہ صورتحال ہے۔ عدالتوں کے فیصلے بھی موجود ہیں، ہماری اسمبلی کی ریزولیوشن بھی موجود ہے اور میں فیڈرل گورنمنٹ سے اس ہاؤس کی وساطت سے ریکویسٹ کروں گا کہ ہمارا سوئی گیس میں جو شیئر بنتا ہے وہ ہمیں پورا دیا جائے۔ اگر پورا دیا جائے تو نہ سی این جی بند ہو گی اور نہ Domestic consumer کو کوئی نقصان ہو گا۔ جی نثار خان صاحب!

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب شکریه۔ سپیکر صاحب، زه د دې ایوان توجه یو-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: لائیں نا ٹھیک ہے بس ایک دو پوائنٹ آف آرڈرز کے بعد ریزولیوشن کی طرف جاتے ہیں بہت ساری ریزولیوشنز ہیں۔

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت باندې زه پولیس ډیپارټمنټ ته اپیل کومه چې د 17 دسمبر نه یو کس د پولیس مهمند پولیس لائن نه اوچت شوے دے سپاهي چې هغه حاضر سروس وو تر ننه پورې د هغه ریکوری نه ده شوې، د هغه کور کښې بچیان دی ماشومان، د هغه مور او پلار دی، بوډاګان دی۔ زه خواست کومه چې د هغه ریکوری د اوشي زر ترزره۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: یہ کامران صاحب کو ڈسٹرب نہ کریں تاکہ یہ جواب دینا ہے انہوں نے پلیز۔ مفتی عبید الرحمان صاحب! اپنی ریزولیوشن لائیں، Rules relax کروائیں۔

مفتی عبید الرحمان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ، بہت نوازش۔

جناب سپیکر: Rules relax کروائیں پہلے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

مفتی عبید الرحمان: جناب سپیکر صاحب، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کر کے مجھے یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule may be relaxed as requested? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Rules are relaxed. Yes honourable MPA Sahib!

قراردادیں

مفتی عبید الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ قرارداد ہے، اس قرارداد میں میرے علاوہ جو معزز ممبران کے دستخط ہیں، ان میں خوشدل خان صاحب ایم پی اے، سردار محمد یوسف صاحب ایم پی اے، جناب عنایت اللہ خان صاحب ایم پی اے، جناب محمد عبدالسلام صاحب ایم پی اے، جناب مولانا عبدالغفار صاحب ایم پی اے اور جناب حافظ عصام الدین صاحب ایم پی اے کے دستخط درج ہیں۔ جناب سپیکر، قرارداد کا متن یوں ہے، قرارداد:

خیبر پختونخوا اسمبلی کا یہ ایوان اس بات کی تائید کرتا ہے کہ تبلیغی جماعت دنیا میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والی منظم اور عالمی جماعت ہے۔ تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ تبلیغی جماعت کا دہشتگردی سے دور دور تک کا کوئی تعلق نہیں۔ جناب سپیکر، تاریخ گواہ ہے کہ یہ لوگ آج تک کبھی کسی ایسے کام میں ملوث نہیں رہے یہ تو اسلام اور امن کے سفیر ہیں اور پاکستان کے لئے قابل فخر اثاثہ ہیں جو پوری دنیا میں تبلیغ اسلام سے پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ایسی جماعت ہے جس میں تمام طبقے کے لوگ شامل ہیں۔ تبلیغی جماعت نے امیر اور غریب کی

تفریق کو ختم کر کے بھائی چارے کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ مزید برآں کہ دیگر جماعتیں جو تبلیغ اسلام کے لئے کام کر رہی ہیں، ہم ان کے کردار کو بھی سراہتے ہیں، ان کی کاوشوں سے پاکستان کی اسلام دوستی اور دہشتگردی کے خاتمے کا داعی ہونے کا تشخص بلند ہو رہا ہے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Nisar Mohmand Sahib, please move your resolution.

جناب نثار احمد: شکریہ سپیکر صاحب۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

ہر گاہ کہ یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی پرزور سفارش کرتی ہے کہ گجرات کے بعد راولپنڈی فیض آباد میں مارکیٹ میں آگ لگنا یقیناً افسوسناک بھی ہے اور بہت سے شکوک وشبہات کو بھی جنم دے رہا ہے۔ محکمہ داخلہ پنجاب کو اس واقعے کی مکمل اور شفاف انکوائری کی ضرورت ہے اور یہ کہ متاثرہ افراد کے ساتھ بھرپور تعاون بھی کریں۔ یکے بعد دیگرے اس طرح کے افسوسناک واقعات انتہائی تشویش کا باعث بن رہے ہیں۔ لہذا اس معزز ایوان کی وساطت سے پرزور سفارش کی جاتی ہے کہ مذکورہ متاثرین کو انصاف فراہم کیا جائے تاکہ بین الصوبائی اور لسانی نفرت کی یہ فضاء مزید نہ بڑھ سکے اور ملک میں امن وامان کی فضا قائم ہو۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Sardar Khan Sahib, please move your resolution No. 1263.

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع سوات میں موضع عالم گنج تحصیل چار باغ کے عوام کو جنازہ گاہ کی شدید ضرورت ہے اور وہاں محکمہ اوقاف کی نو کنال

سترہ مرلے زمین عرصہ دراز سے بے کار پڑی ہے۔ لہذا عوامی مفاد کی خاطر اور شدید عوامی ضرورت کے تحت متعلقہ زمین پر ایک جنازہ گاہ تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، پرائیویٹ ایک شخص نے پٹوار موضع عالم گنج میں ایک زمین خریدی تھی نو کنال سترہ مرلے ضلع سوات تحصیل چار باغ عالم گنج میں۔ اس شخص نے وہ زمین محکمہ اوقاف کو وقف کی۔ لہذا چار گاؤں پر مشتمل آبادی ہے اور وہاں جنازہ گاہ نہیں ہے نہ خالی جگہ ہے۔ میں پر زور اس معزز ایوان سے صوبائی حکومت اور محکمہ اوقاف سے عرض پیش کرتا ہوں کہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ زمین جنازہ گاہ کے لئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی میں Put کرتا ہوں۔ The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Naeema Kishwar Sahiba, please move your resolution. Ji Naeema Kishwar Sahiba.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ اس صوبے میں لوگوں کو شدید گیس قلت کا سامنا ہے۔ لہذا صوبے کو آئین کے مطابق اپنا گیس کا پورا حصہ دیا جائے تاکہ اس صوبے میں آئے روز گیس اور سی این جی کی بندش پر قابو پایا جا سکے۔ شکریہ جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Waqar Khan Sahib, resolution. Waqar Khan Sahib resolution.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

ہر گاہ کہ ضلع سوات میں مینگورہ سے کالام تک روڈ جو کہ این ایچ اے کے پاس ہے اور اس روڈ پر مدین سے لے کر کالام تک مختلف پلوں کے ٹینڈرز ہو چکے ہیں لیکن این ایچ اے نے ابھی تک اس پر کام شروع نہیں کیا حالانکہ سوات میں حالات کی بہتری کے بعد سیاحوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور توقع کی جارہی ہے کہ آنے والے موسم گرما میں سیاحوں کی کثیر تعداد سوات کا رخ کرے گی۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ این ایچ اے مذکورہ کام میں مزید تاخیر نہ کرے اور فی الفور ورک آرڈر جاری کرکے ان منصوبوں پر کام شروع کیا جائے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Resolution is passed. Ji Inayatullah Khan Sahib-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! وہ ایڈجرنمنٹ موشن؟

جناب عنایت اللہ: سر! یہ دو ہیں۔

جناب سپیکر: بس اس کے بعد ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

جناب عنایت اللہ: سر، یہ دو ہیں، دو ریزولیوشنز ہیں۔ ایک خیبر پختونخوا کے حوالے سے اور ایک گلیات کے حوالے سے ہے۔

ہر گاہ کہ گزشتہ ہفتہ بھر میں تسلسل سے جاری بارشوں اور بعض اضلاع میں شدید برفباری سے درجنوں افراد جاں بحق اور زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں گھروں کی چھتیں اور دیواریں منہدم ہوئی ہیں۔ شدید بارشوں سے ہونے والی تباہی سے مساجد، کھڑی فصلیں، قیمتی املاک کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ متاثرین کی اکثریت انتہائی غریب اور بے بس ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ان تمام متاثرین کے لئے خصوصی پیکج کا اعلان کرے اور ساتھ ہی جو انفراسٹرکچر تباہ ہوا ہے اس کو Rehabilitate کرنے کے لئے اقدامات اٹھائیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are

in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes have it. Resolution is passed unanimously.

جناب عنایت اللہ: دوسری ہے۔

جناب سپیکر: جی کریں۔

جناب عنایت اللہ: ہر گاہ کہ 7 جنوری کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات مری اور گلیات میں شدید برفباری کے نتیجے میں 22 سیاحوں کی ہلاکت کے افسوسناک سانحے کے بعد مقامی اور عالمی ذرائع ابلاغ میں تسلسل کے ساتھ یہ خبریں آرہی ہیں کہ ان سیاحتی مقامات پر ہوٹل مافیا نے مجبور لوگوں کو بے حسی کے ساتھ لوٹا اور فیملیز کے ساتھ، برفباری میں پھنسے سیاحوں سے ہوٹل والوں نے ایک رات کے تیس ہزار روپے سے لے کر پچاس ہزار روپے تک کرایہ مانگا۔ ایک انڈا پانچ سو روپے میں بیچا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مری اور گلیات میں برفباری کے دوران بینکوں کے اے ٹی ایم مشین سے پیسے نکالنا بھی مشکل ہو گیا اور بعض فیملیز کے پاس کیش نہ ہونے کی وجہ سے سیاحوں نے اپنی قیمتی گاڑیوں کی رجسٹریشن، یہاں تک کہ خواتین نے اپنے زیورات تک ہوٹل والوں کے پاس رکھے۔ ہمارے ملک میں قدرتی سانحات آتے رہتے ہیں یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے لیکن ان سانحات کے نتیجے میں ہمیں اپنی کمی اور کوتاہیوں پر ضرور توجہ دینی چاہیئے۔ سانحہ مری نے جہاں ہماری انتظامی صلاحیتوں کو آشکارہ کر کے رکھ دیا ہے وہاں افسوسناک، اس افسوسناک اور دلخراش واقعے نے ہمارے سیاحت کی وزارت کی بھی اہلیت ظاہر کر دی ہے۔ اس افسوسناک سانحے کے بعد میڈیا، سوشل میڈیا اور عالمی ذرائع ابلاغ پر سامنے آنے والے ان افسوسناک خبروں سے ہر پاکستانی شدید کرب میں مبتلا ہیں۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ حکومت سے، وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مری گلیات اور شمالی علاقہ جات سمیت تمام تفریحی مقامات میں واقع ہوٹلوں میں سیاحوں سے منہ مانگا کرایہ جات اور اشیائے خورد و نوش کی کئی گنا قیمت وصولی کا فوری نوٹس لے اور متعلقہ اداروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ سیاحوں کو لوٹنے والے ہوٹل مافیا کے خلاف کارروائی کریں اور آئندہ کے لئے انہیں مقررہ قوانین کے مطابق کاروبار کا پابند بنائیں۔

Mr. Speaker: The question before-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں نے پڑھی نہیں تھی چونکہ مجھے پتہ تھا کہ ٹھیک لکھی ہو گی لیکن اس میں میرا ڈیمانڈ یہ ہے کہ ان ہوٹل مالکان پر جنہوں نے یہ سارا وہ کیا تھا ان پہ اقدام قتل کا مقدمہ بھی درج کیا جائے تاکہ آئندہ ان کو یہ ہمت نہ ہو سکے کہ وہ کسی سیاح کو لوٹیں یا کسی سیاح کے ساتھ اس قسم کا رویہ اختیار کریں۔

سردار اورنگزیب: سر! اس میں ایک لفظ جو گلیات کا ہے استعمال ہوا ہے وہاں تو کوئی ایسی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں انہوں نے کہا کہ مری گلیات میں بر فباری اور صوبہ بھر، باقی جو ریزولیوشن ہے وہ مری کے بارے میں ہے۔ جی فضل الٰہیٰ صاحب۔ فضل الٰہیٰ صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب فضل الٰہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! جیسے ہمارے آنریبل ممبرز صاحبان نے بات کی ہے اس میں ایک میں یہ Add کروں گا کہ سخت سے سخت قانون بنانا چاہیئے ان کے لئے اور وہ یہ قرارداد کے ذریعے یا خود اپنی کوئی رولنگ دیں اس میں کہ یہ جتنے بھی ہوٹلز ہیں یہاں پر مری میں ہیں یا گلیات میں ہیں، ان کے لئے ایک قانون بنانا چاہیئے اور ان کو جیسا کہ ہمارے مری میں یا ڈی سیز صاحبان ہیں یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے یا گلیات میں ہیں وہ تو ٹماٹر اور پیاز والوں کے پاس تو چلے جاتے ہیں، ان کے ریڑھی کو لات لگا کر باہر تو پھینک دیتے ہیں لیکن ان ہوٹلوں کے پاس یہ قریب ہی نہیں جا سکتے تو ان کے لئے ایک قانون ہونا چاہیئے کہ ان کا ایک اس کے ہوٹل کو اور اس کے جو Facilities ہیں ان کو دیکھ کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ صحیح کہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: سپیکر صاحب! اس کو دیکھ کر اس پہ ایک ریٹ، ریٹ جو مکمل ہوٹل کا ریٹ ہے اور پورے مری کا اور گلیات میں جتنے بھی ہوٹلز ہیں ان کا Rate fix کر کے اور اس میں ایک قانون بنایا جائے کہ جو بھی جائے اور اس کے سامنے جو ہیں اس ہوٹل کے جو ہیں لگا نہ ہو وہ لسٹ، اس ہوٹل کو Seal کرنا چاہیئے کبھی نہیں کھولنا ہے کیونکہ جس طرح نگہت بی بی نے بات کی ہے میں کہتا ہوں بالکل اقدام قتل کا مقدمہ درج ہونا چاہیئے جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے لوگوں سے، سیاحوں

سے بچوں سے ان کے گھڑیاں لی ہیں، موبائل لئے ہیں، زیورات لئے ہیں اور وہ ابھی ریکارڈ پہ موجود ہیں کہ کس کس ہوٹل نے جو ہیں وہاں پہ زیورات لئے ہیں اور یہ ظلم کیا ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Thank you۔ یہ فضل الٰہی صاحب نے جو بات کی ہے یہ بہت ہی زبردست بات ہے اس کو اس ریزولیوشن کا حصہ بنالیں کہ جتنے بھی ہوٹلز ہیں خواہ وہ گلیات میں ہیں یا مری میں ہیں Tourist resorts جتنے بھی ہیں جن میں کالام ہے، ہمارا کاغان ناران ہے یا اور جو بھی ٹورسٹ مقامات ہیں سب کے ہوٹلوں کو Categorize کریں اور لوگوں کے ریٹ ہوٹلوں کے طے کریں اور فوڈ کے ریٹس بھی طے ہوں جو ان شہروں میں وہ Tourist resorts پہ نمایاں جگہوں پر بورڈ لگے ہوں اور لوکل ایڈمنسٹریشن کے ٹیلیفون نمبرز بھی ہوں تاکہ کسی بھی جگہ کسی بھی سیاح کو لوٹا نہ جائے تو یہ اس کو اس ریزولیوشن میں آپ Add کرلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ اس میں ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ Covered ہے اس میں۔ مقررہ قوانین کے مطابق ہاں اس میں ہے جی۔ کیا کہتی ہیں نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی وہ ایڈجرنمنٹ موشن اگر نہیں لینا تو میں پھر چلی جاتی ہوں صبح سے آکر بیٹھے ہوتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ایڈجرنمنٹ موشن پر بحث ہے۔

جناب سپیکر: اب بس شروع ہوگیا ابھی۔ اس کو Add کرلیں اس میں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed as amended? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Resolution is passed unanimously.

تحاریک التواء نمبر 367 اور 372 پر قاعدہ 73 کے تحت تفصیلی بحث

Mr. Speaker:: Come to adjournment motions. Discussion on identical adjournment motions No. 367 and 372 of Mr. Mir Kalam Khan and Miss Nighat Yasmeen Orakzai, MsPA under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa. Ji Nighat Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں ایڈ جرنمنٹ موشن تو نہیں پڑھوں گی کیونکہ میں بہت شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں یہاں پہ لیاقت صاحب کا کہ انہوں نے کورم کی کل نشاندہی کر کے تو صرف میر کلام صاحب نے بات کی تھی لیکن جناب سپیکر صاحب، میں ضرور یہ بات کرنا چاہوں گی کہ جب Merged اضلاع کی بات آتی ہے تو Merged اضلاع پر ہم لوگ جب بات کرتے ہیں تو یہ ان غریب لوگوں کی بات ہوتی ہے کہ جو صدیوں سے پسے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ تو ابھی میں ایڈ جرنمنٹ موشن میرا چھوٹا سا موشن ہے اور اس میں جو وہ کل پڑھ چکے ہیں لیکن اس میں مجھے، میں نے جو آپ کی ٹیبل پر کل Proofs بھی رکھوائے تھے اور میں اس میں ایک بتانا چاہتی ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، کہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان، جو آڈیٹر جنرل آف پاکستان ہیں تو انہوں نے ایک رپورٹ جو ہے، Standing Committee SAFRON جو ہماری سینیٹ اور نیشنل کمیٹی کی جو ہے اس میں یہ ہوئی تھی، پیش ہوئی تھی اور اس میں جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ 2000 جس میں کہ یہ Facts آئے ہیں 2020 اور 2021 میں جناب سپیکر، ضم اضلاع جن کو کہ ابھی Merged ہو گئے ہیں خیبر پختونخوا میں لیکن ہم ان کو صرف ان کی تشخیص کے لئے کہ یہ Merged اضلاع جو پہلے جو FATA تھا جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے مختص 38 ارب روپے ہوئے تھے اور جو رقم خرچ ہوئی وہ 25 ارب روپے ہوئی ہے اور اس میں 13 ارب کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے، آپ کی ٹیبل پر میں نے کل یہ Proofs رکھوا دیئے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، میں حکومت سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ 13 ارب روپے جو غریب لوگوں کے تھے جس سے کہ یونیورسٹی بن سکتی تھی، جس سے مطلب انجینئرنگ کالج بن سکتا تھا، جس سے کہ میڈیکل کالج بن سکتا تھا جناب سپیکر صاحب، ان کو صاف پانی مہیا کیا جا سکتا تھا۔ یہ 13 ارب روپے جو ہے تو یہ کس کی۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: یہ 43 ارب روپے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہں۔ نہیں 38 میں سے جب آپ، ایک منٹ ٹھہریں نا جی ابھی مجھے تو جانے دیں نا، آپ کے پاس تو ٹوٹل رقم ہے نا۔ میں جو ہے میں تو ایک ایک کر کے One by one بتا رہی ہوں نا وہ 43 ارب ہیں جو کہ پورے 43 ارب ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ 13 ارب روپے جو ہیں تو یہ کس کی جیب میں گئے ہیں اور یہ کون ہڑپ کر گیا ہے؟ پھر آتی ہوں جناب سپیکر صاحب، 2020 میں

46ارب روپے AIP،EAD اور ADP اس کو فنانس ڈویژن نے 23ارب روپے جو ہیں وہ ان کو دیئے ہیں 46ارب روپے، 23ارب روپے اس میں خرچ ہوئے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، 23ارب روپے جو ہیں کسی کے جیب میں گئے ہیں کسی نے کھالئے ہیں کچھ پتہ نہیں ہے جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> کامران صاحب اس کو Conclude کریں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! 2021 میں 26ارب روپے جاری ہوئے اور اس میں 11ارب روپے خرچ ہوئے باقی 8ارب روپے کا کہیں بھی ریکارڈ موجود نہیں ہے اور وہ آپ کی ٹیبل پر کل میں نے رکھوا بھی دی۔ جناب سپیکر صاحب، انصاف پروگرام کے پی میں جو ملے ہیں پیسے ان میں تقریباً یہ بنتے ہیں 11ارب روپے۔ جناب سپیکر صاحب! اس کا بھی کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں زیادہ باتیں اس لئے نہیں کروں گی کہ ٹائم جو ہے تو ظاہر ہے کہ آپ دیکھیں کہ کیا ہو گیا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس سے تو بہتر تھا کہ ان لوگوں کو مرنے دیا جاتا، ان لوگوں کو دفنے دیا جاتا نہ ان کے لئے سکول ہوتا نہ ان کے لئے پانی ہوتا نہ ان غریب عوام کے لئے کچھ بھی نہ ہوتا لیکن کبھی۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میر کلام سن رہا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میر کلام صاحب سن رہے ہیں لیکن ان کے پاس کل یہ ڈیٹا نہیں تھا۔ کل ان کے پاس ڈیٹا نہیں تھا انہوں نے تو ویسے ہوا میں بات کر کے لیکن میں نے کل آپ کی ٹیبل پر کیونکہ میڈم سپیکر صاحبہ بیٹھی ہوئی تھی تو ان کو میں نے ڈیٹا، اور دوبارہ بھی ڈیٹا آپ کو، جس کو چاہیئے میرے پاس ڈیٹا موجود ہے اور وہ ڈیٹا میں ہر بندے کو Provide کرنے کے لئے تیار ہوں کہ جو کمیٹی کا اور جو آڈیٹر جنرل آف پاکستان اور نیشنل جو وہ ہے فنانس کمیشن ہے، انہوں نے یہ سارا کچھ کیا سیفران کی کمیٹی نے یہ سارا کچھ، یہ میں نے نہیں کیا یہ پشاور کی رپورٹ نہیں ہے یہ اسلام آباد کی رپورٹ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ جو 43ارب روپے جو 43ارب روپے جو کہ کھائے پیئے اُڑائے کہیں دفن ہوئے، کسی کے جیب میں گئے جناب سپیکر صاحب، میں تو سمجھتی ہوں کہ FATA کے عوام کو تو چاہیئے میں آگے ان کو ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ FATA کے عوام اٹھیں اور اپنے لئے صوبے کا اعلان کروائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> FATA نہیں Merged area۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Merged area, merged area اپنے لئے صوبے کا اعلان کروائیں تاکہ ان کا اپنا چیف منسٹر ہو تاکہ ان کے اپنے جو ہیں تو منسٹرز ہوں تاکہ ان کے پاس وہ آسانی سے جا سکیں۔ ان کے اپنے سیکرٹریز ہوں، ان کے لئے جو ہے تو وہ سارا کچھ جو ہم لوگ کھا جاتے ہیں یہاں پہ بیٹھ کر 43 ارب روپے تو بہت Huge amount ہے اور اس کا حساب جو ہے تو اتنی آسانی سے جو ہے تو میں کسی کو بخشنے نہیں دوں گی کیونکہ یہ میرے غریب عوام کا پیسہ ہے اور یہ ہمارے ٹیکسز کا پیسہ ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ پورے پاکستان کا پیسہ ہے جناب سپیکر صاحب۔ Merged area جو ہے وہ ایک ایسا ایریا ہے کہ جہاں پہ عورتیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں حکومت سے جواب لے لیتے ہیں۔ حکومت سے جواب لیتے ہیں آپ کے کوئسچن کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے یہ کر دیا ہے آپ اس میں وہ کر لیں جناب سپیکر صاحب۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عصام الدین صاحب۔ میرے پاس جو نام ہیں حافظ عصام الدین صاحب کا ہے، عنایت اللہ صاحب کا ہے۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک انتہائی اہم موضوع ہے Merged areas کے حوالے سے اور میں نگہت اورکزئی صاحبہ کا انتہائی شکر گزار ہوں FATA کے غریب عوام کی جانب سے کہ یہ گاہے بگاہے FATA کے دیرینہ مسائل صوبائی اسمبلی کے فلور پر لے کر آتی ہیں اور یہاں اس موضوع پر بحث ہوتی ہے تو میں موجودہ جو مسئلہ ہے جو SAFRON Committee نے اٹھایا اور اس Issue کو اجاگر کیا اور اس ایک حقیقت کو موجودہ ریاست، قوم، گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا۔ کتنی بڑی حقیقت ہے، کتنی بڑی ایک اماونٹ ہے جو کہ 43 ارب روپے ہے اس کا ریکارڈ کہیں بھی نہیں ہے۔ نہ ہمارے، کتنے سارے محکمے ہیں اگر گننا شروع ہو جائیں تو کوئی ایک مجلس میں گن بھی نہیں سکتا ہے۔ ان کے اخراجات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! کوئی نئی بات کریں نا یہ بات تو نگہت بی بی نے کہہ دی ہے۔ Repetition نہ کریں کوئی نیا پوائنٹ ہے تو وہ لے آئیں۔

حافظ عصام الدین: ٹھیک ہے جی، بالکل Issue۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ دونوں، میر کلام صاحب نے بھی انہوں نے بھی جو موؤرز ہیں، ڈیٹیل میں بات کر لی ہے۔

حافظ عصام الدین: بالکل جی، جناب سپیکر صاحب! یہ بحث ہے، بحث میں ظاہری بات ہے تحریک التواء ہے، ہر ممبر کو آٹھ سے دس منٹ ٹائم ملنا چاہیئے یا کم سے کم جو FATA سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کو تو ملنا چاہیئے، کتنی بڑی اماؤنٹ ہے، پورے بجٹ میں بھی آپ نے 43 ارب پورے سال میں نہیں دیئے، جو کئی سالوں کی ایک ہماری جمع پونجی تھی۔ یہ دیکھیں اگر ہم اس ریکارڈ کو دیکھیں، یہ جو موجودہ 43 ارب، جناب سپیکر صاحب! انتہائی معذرت سے آپ سے التجاء ہے کہ ہماری بات آپ کم سے کم صرف یہ فلور تو ہماری باتیں سنیں تو سہی، ان شاء اللہ اس کا بھی اثر ہو گیا۔

جناب سپیکر: ہم باتیں سن رہے ہیں، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں Repetition نہ کریں، کوئی نئی بات، یہ بات تو سامنے آ گئی۔

حافظ عصام الدین: جی بالکل جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ 43 ارب کا حساب دیں وہ حساب دے دیں۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، میں یہ بات کہوں گا کہ موجودہ گورنمنٹ جنوبی پنجاب کے لئے الگ سیکرٹریٹ تو قائم کرتی ہے اور اعلانات کرتی ہے، انہیں تسلی دیتی ہے کہ آپ کے لئے الگ سیکرٹریٹ قائم ہو گا، FATA سے، FATA کے لئے جو سیکرٹریٹ قائم ہوا تھا FATA کے نام سے FATA Secretariat، وہ ہم سے چھینا جا رہا ہے۔ اسلام آباد میں FATA House کے نام سے جو FATA ممبران کے لئے ہاؤس قائم ہوا تھا وہ FATA سے چھینا جا رہا ہے، ہمیں نئی چیزیں تو نہ دو، جو پہلے سے دی گئی ہیں وہ ہم سے تو نہ چھینی جائیں، یہ فنڈ کا ریکارڈ تو غائب ہوتا رہے گا، لیکن بات یہ ہے کہ جو چیزیں ہمیں دی گئی ہیں یہ ہم سے تو نہ چھینی جائیں، صرف جنوبی وزیرستان سے 32 Health facilities کو ختم کیا گیا، ایسے ہی شمالی وزیرستان سے بھی ان کو ختم کیا گیا، ابھی ایک ایجوکیشن میں جو ہمارے سکولز ہیں، ان کی اپ گریڈیشن روک دی گئی ہے، یہ FATA کے ساتھ جو ناانصافی پر مبنی فیصلے ہیں میں صرف وہ فلور پر لانا چاہتا ہوں، چلو 43 ارب بھی ہم اس کے لئے بھی انصاف مانگتے ہیں کہ وہ بھی ہمیں دیئے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں مختصر سی اور بات کا اضافہ کروں۔ کتنی افسوس کی بات ہے کہ FATA کے عوام

کے ساتھ تو ظلم ہوتا ہی رہا ہے، اس اسمبلی میں بھی جو FATA ممبران ہیں، ان کی ایک، ان کے ساتھ کیسے ناانصافی ہوتی ہے، پورے پشاور ڈسٹرکٹ میں کوئی بلڈنگ آپ کو ایسی نہیں ملے گی جہاں پر گیس نہ ہو، لیکن وزیر اعلیٰ ہاؤس کے قریب، ایم پی ایز ہاسٹل کے قریب، عجائب گھر کے قریب یہاں ایک بلڈنگ ہے پورے پشاور ڈسٹرکٹ میں جس میں گیس نہیں ہے، وہ کونسی بلڈنگ ہے؟ وہ وہ بلڈنگ ہے جہاں FATA کے ایم پی ایز رہائش پذیر ہیں، اس ہاؤس میں پورے پشاور ڈسٹرکٹ میں گیس نہیں ہے، یہ ہے FATA کے عوام کے ساتھ اور FATA کے نمائندوں کے ساتھ ظلم ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میرے ڈسٹرکٹ میں پی ٹی آئی کے ایک ایک کارکن کو آٹھ سے دس دس کروڑ، پندرہ کروڑ فنڈ دیا گیا، مجھے تین سال میں کتنا فنڈ دیا گیا، میں پوچھتا ہوں؟ 65 سے 70 کلومیٹر روڈ کارکنوں میں بانٹا گیا، مجھے بتایا جائے کہاں ہے وہ انصاف، ایم پی اے جو کہ عوامی نمائندہ جو مینڈیٹ لے کر آتا ہے، اسمبلی فلور۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Conclude کریں جی، Conclude کریں۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: جی، یہ ایسے مسائل ہیں جناب سپیکر صاحب، خدارا کیا یہ جو اداروں کا اور موجودہ گورنمنٹ کا گٹھ جوڑ تھا، وہ صرف اس لئے تھا کہ ایسے 43 ارب روپے اربوں، کھربوں کا ریکارڈ غائب ہوتا رہے، اس کی کوئی تحقیقات نہ ہو، ہم تحقیقات چاہتے ہیں، ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ تحقیقات ہو، جو کرپشن میں ملوث ہو اس کو عبرتناک سزا دی جائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل صحیح ہے۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: سزا دی جائے، خواہ وہ کوئی سیاستدان ہو کوئی بیوروکریٹ ہو، جس طبقے سے تعلق رکھنے والا ہو، جس سطح پر کرپشن ہو، کرپشن کے لئے قانون سازی کی جائے ہم آپ کے ساتھ ہیں، اس فلور پر لے آؤ قانون سازی، کرپشن کے خلاف تم نے آٹھ سال سے دس سال اس کے پی میں کرپشن کے خلاف کتنی قانون سازی کی ہے؟۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

<u>حافظ عصام الدین</u>: فیڈرل کی سطح تک نہیں ہو سکتی ہے، اپنے صوبے کی حد تک ایسی قانون سازی کرو کہ چائنا کو ہم پیچھے چھوڑیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you, thank you۔ نثار مہمند خان، شارٹ شارٹ کریں تاکہ جواب بھی آئے گورنمنٹ کی طرف سے۔ نثار محمد خان کا مائیک کھولیں۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، ډیره اهمه موضوع چې مونږ سره کومه لوبه په دې ضم حالاتو که اوشوه، 43 اربه روپئی چې زمونږ نه پټې کړې شوې، بلکه پټې کړې نه شوې، بلکه زمونږ په حق باندې ډاکه اوشوه، دا یو ډاکه ده ځکه چې مونږ ته ئې یو ځل اعلان کړلې او مونږ ته راغلې او بیا زمونږ نه واخیستلې شوې۔ زه د صوبائی حکومت نه دا معلومات کومه، دا سوال ترې کومه د آنریبل منسټر صاحب نه چې منسټر صاحب د دې وضاحت اوکړئ چې دا کوم آواز به زمونږ خلاف کیدو، کله چې مونږه د ضم د پاره تحریک چلولو چې مونږه په خیبر پختونخوا کښې ضم کړئ، بعض سیاسی قوتونو د هغې مخالفت کولو، دا موجوده حکومت زمونږ سره په هغه انضمام په تحریک کښې شامل وو، نن د هغه خلقو هغه خدشات چې کوم آوازونه به ئې مونږ ته کول چې دا صوبه به مونږه اوخری، دا صوبه به مونږه هړپ کړی، نن چې مونږ کله په خپلو حلقو کښې ګرځو، مونږ ته هم دغه پیغورونه کیږی چې تاسو ته مونږ نه وئیل چې تاسو سره به دا عمل کیږی، دا هغه عمل چې مونږ سره کوم د سټارټ نه اوشو، پکار، که مونږ سره په اخره کښې شوے وے نو بیا به هم د دې خلقو نه دا خبره هیره وه، خو هغه خلقو ته دا موقع ورکول آیا دا حکومت د هغوی سره په دې سازش کښې شریک دی چې قبائیل چې کومو ته تاسو ایکس فاټا، Merged اضلاع چې د کومو انضمام شوے دے، آیا د دې په Roll back کښې د حکومت سازش شامل دے، ځکه چې نن په قبائیلی علاقو کښې په ضم اضلاع کښې نن دا سوچ ډیر تیزئ سره خوریږی چې مونږه د آسمان نه رااولویدو په کهجوره کښې بانده شو، ځکه چې هلته زمونږ په ډیپارټمنټو کښې څه کیږی، کوم ډیپارټمنټ چې راغلے دے، په هغې کښې چې کوم حالات روان دی، زمونږ په تهانړه کښې چې کوم حالات روان دی، زمونږ چې په پولیس کښې کوم حالات روان دی، زمونږ چې په صحت کښې کوم حالات روان دی، زمونږ سره چې په لوکل ګورنمنټ کښې هلته څه روان دی او هلته چې په ایجوکیشن کښې څه روان دی، دا بالکل حالات دومره خطرناک دی چې هلته خلق په دې مجبور دی چې هغه احتجاجونو باندې مجبور شی او بهر په سړکونو باندې رااوځی۔ د دې موجوده صورتحال چې کوم سره خلق ورپیښ

دی۔ هلته چې کوم آئس دی، وختی بابک صاحب په آئسو خبره اوکړه۔ زمونږه په ضلعو کښې آئس چې دی په پروټوکول کښې راځی، شنه ګاډی بورډونه لګیدلې وی، هغې ته ئې پروټوکول ورکړے وی، د هغې سره سیکورټیز وی، دغه د افسوس خبره ده چې کوم صورتحال هلته روان دے۔ تهانړه کلچر کښې زمونږه عدالتونه لګی هلته جرګې روانې دی۔ دغسې زمونږ په صحت کښې په هسپتالونو کښې چې څه روان دی، په Covid کښې تاسو تپوس اوکړئ په کروړونو روپئی یو یو ضلعې ته روانې دی، هلته ډیوټی د چا نه اخلی، د دې معلومات اوکړئ۔ هلته زمونږ چې قانون کښې په آئین کښې په استاذ باندې صرف او صرف درې ډیوټئی دی، چې دے به په Disaster کښې ډیوټی کوی، دے به په الیکشن کښې ډیوټی کوی، دے به په Census کښې ډیوټی کوی۔ زما د پولیو څاڅکی په استاد باندې اچوی۔ زما ماشوم بچے بې تعلیمه ساتی، دا ځکه هغه پیسې بیا دوئ جیب کښې اچوی، کوم چې صحت کښې په Covid کښې کومه خبره روانه ده، هغه د ډیپارټمنټ په خلقو باندې کوی، هغه پیسې زما ډی سی صاحب په جیب کښې اچوی، څوک تپوس والا نشته، څوک پښتنې والا نشته، زمونږ په دې هاؤس کښې زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب هم اعلان کړے وو چې په دوه میاشتو کښې به د 481 نرسیانو هغه نرسنګ والا انکوائری به راځی، نن څلورمه میاشت ده هغه انکوائری نه ده راغلې، څومره د افسوس خبره ده۔ زمونږ نه هلته پښتنې کیږی، غوښتنې کیږی، خلق تپوس کوی چې آیا مونږ د دې د پاره Merge کړې شوی وو، مونږ د دې د پاره صوبې ته تلی وو، زمونږه په دې صوبه باندې پوره پوره حق دے، زمونږ په دې صوبه باندې دومره حق دے څومره چې په دې باندې د مردان او د پیښور حق دے۔ څومره چې په دې باندې د بنوں حق دے۔ دغسې تاسو له پکار دی چې مونږ ته خپل پوره پوره حق راکړئ او د دې درې څلویښت اربه ورکې شوې روپو د پاره تاسو انکوائری اوکړئ، کوم چا چې کړې وی، څوک چې پکښې Involve وی، کوم بیوروکریټ چې پکښې Involve وی، څوک سیاستدان، بلا تفرق دلته مونږه سیاسی سکورنګ بالکل نه کوؤ خو افسوس دے-----

Mr. Speaker: Thank you.

جناب نثار احمد: څکه چې تا سو زمونږ د Merge په تحریک کښې دا موجوده حکومت زمونږ ملګرے وو چې کله زمونږ ملګرے وو، نو پکار دا ده د انصاف تقاضا دا ده چې دوئ بلا تفرق د دې انکوائری او کړی او دغه پیسې چې هر ځائې کښې دی هغه د مونږ ته را وړلې شی۔

جناب سپیکر: Thank you Nisar Mohmand Khan۔ کامران بنگش صاحب، Conclude please،اس کوConcludeکریں،کافی دنوں سے یہTopicچل رہاہے،یہ آج آدھے میں ہی رہ جائے گا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ پھر کوئی نہ کوئی مستی ہو جائے گی یہ میں بتادوں،آپ پہلے بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، نگہت بی بی کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے انتہائی اہم موشن لائی ہے اسمبلی میں جناب سپیکر،اور یقیناً یہ بہت بڑی خبر ہے کہ اتنی بڑی اماؤنٹ غائب ہے،اس اماؤنٹ کا ریکارڈ موجود نہیں ہے جناب سپیکر،اور ہم ارادتاً بار بار غیر ارادتاً بار بارFATAکا نام استعمال کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ باقی صوبے میں ڈیویلپمنٹ کی جو Executionہے،ظاہر ہےIn-line Departmentsکے ذریعے ہو رہی ہے۔جناب سپیکر، سی اینڈ ڈبلیو کے ذریعے،لوکل گورنمنٹ کے ذریعے،ایریگیشن اور پبلک ہیلتھ کے ذریعے ہماریExecution ہو رہی ہے۔جناب سپیکر،Merged areaمیں ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ انضمام سے پہلے بھی اور انضمام کے بعد بھیExecutionکے لئے کام اسی صوبے میں دیکھتے ہیں اخبارات میں کہ آج ایک کمیٹی بنی ہے جس میں سیکورٹی فورس کا کوئی اعلیٰ ترین بندہ جو ہے وہ ہیڈ کرتا ہے اس کمیٹی کو اور جو منتخب نمائندے ہوتے ہیں ان کو معلوم ہی نہیں ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کون کونسےProjects reflectہیں،اور ان پراجیکٹس کی جوExecutionہے وہ کن ذرائع سے ہو رہی ہے جناب سپیکر، یہ بہت بڑاالمیہ ہے۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم اسمبلی ممبران کو اتنا واویلا کرنا چاہیئے ہمیں جاننا چاہیئے اور ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ وہاں پہExecutionجو ہے وہ سیکورٹی فورسز کے ہاتھوں ہو رہی ہے جناب سپیکر،ان سے کون پوچھ سکتا ہے، یہ نالج میں سب کے ہے،ایسا نہیں ہے کہ نالج میں کسی کی نہیں ہے،ہم سب کو معلوم ہے کہ وہاں پہ جب کنٹریکٹرز کنٹریکٹ لے لیتے ہیں تو ورک آرڈر سے پہلے کون کتنی اماؤنٹ جو ہے وہ لے رہے ہیں جناب

سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ اسی حوالے سے بھی ہے کہ ہمیں یاد ہے کہ جب Merge ہو رہا تھا جناب سپیکر، تو مرکزی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ دس سالہ ترقیاتی پیکج جو ہے وہ Merged اضلاع کے لئے آیا ہے اور تقریباً ایک ہزار ارب روپے تھے جناب سپیکر، میں نے اس وقت بھی کہا تھا اسمبلی فلور پہ جناب سپیکر، کہ ان سکیمز کے لئے تمام منتخب نمائندوں کو بیٹھنا چاہیئے، صاحب الرائے مشران کو بیٹھنا چاہیئے، In-line Departments کو بیٹھنا چاہیئے اور اس دس سالہ منصوبے کے لئے منصوبوں کی نشاندہی ہونی چاہیئے اور اس پہ کام شروع جناب سپیکر، ہونا چاہیئے۔ آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اسی منصوبے پہ عمل نہیں ہوا جناب سپیکر، ہمیں اپنے صوبے سے جو فنڈز دے رہے ہیں جناب سپیکر، اس کی جانچ پڑتال ہونی چاہیئے۔ روڈز کی آپ حالت دیکھیں جناب سپیکر، کہ سویلین ڈیپارٹمنٹس جو ہیں وہ ایک ایک کلومیٹر پر کتنا لگا رہے ہیں جناب سپیکر، اور جو سیکورٹی فورسز نے یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے جناب سپیکر، نہ کوئی ٹینڈر ہے، نہ کوئی آڈٹ ہے، نہ کوئی بل ہے، سرکاری خزانے کو ذاتی جاگیر سمجھ کر اگر استعمال ہونا ہے تو حشر یہی ہوگا کہ کبھی 43 ارب روپے غائب ہوں گے اور کبھی 23 ارب روپے غائب ہوں گے، نہ ان سے پوچھنے والا کوئی ہوگا اور نہ ان سے حساب کتاب مانگنے والا جناب سپیکر، کوئی ہوگا۔ جناب سپیکر، یہ غریب صوبہ نہیں ہے، ہم بار بار رو رہے ہیں، نگہت بی بی کہہ رہی ہے کہ ایک صوبہ ہونا چاہیئے، کیا مسئلہ اسی وجہ سے ہے کہ ہمارے صوبوں کی تعداد کم ہے، ان چیزوں پہ پولیٹیکل سکورنگ نہیں ہونی چاہیئے۔ انتخابات آجاتے ہیں تو ہمارے ممبران بڑے معذرت کے ساتھ ہزارہ کو صوبہ ہونا چاہیئے، صوبہ ہونا چاہیئے کہ نہیں ہونا چاہیئے یہ سیاسی عمل میں، یہ سیاسی نکتے کے لئے استعمال نہیں ہونا چاہیئے، ہمیں بیٹھنا چاہیئے، کیوں ایک جگہ صوبہ ہونا چاہیئے، ہمیں Convince کیا جائے، اگر کوئی کہتا ہے کہ Merged اضلاع کو کسی نے تجویز دی ہے صوبہ ہونا چاہیئے تو کیوں ہونا چاہیئے؟ اس پہ تو بات ہونی چاہیئے مسئلہ یہ ہے۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ بجلی پیداوار ہماری ہے، ہمیں آمدن نہیں مل رہی ہے۔ کل میں بڑا خوش ہوا سلیم سیف اللہ صاحب نے وزیر اعلیٰ صاحب کو خط لکھا ہے، 158 کا حوالہ دیا ہے کہ گیس اسی صوبے کی پیداوار ہے جناب سپیکر، پہلا استعمال ہمارے صوبے کا حق ہے۔ لہذا ہر جماعت کو، پی ٹی آئی کو بھی، مسلم لیگ کو بھی، جمعیت کو بھی، جماعت اسلامی کو بھی، پیپلز پارٹی کو بھی، آزاد ممبران کو بھی، تمام پارٹیوں کو صوبے کے حق کے لئے لڑنا چاہیئے، ہمیں مل کچھ نہیں رہا ہے جناب سپیکر، ہمیں اپنا گیس نہیں مل رہا ہے نہ اس کی آمدن مل رہی ہے،

ہمیں اپنی بجلی نہیں مل رہی ہے نہ اس کا آمدن مل رہا ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں تیل کی آمدن نہیں مل رہی جناب سپیکر، ہمیں اپنی تمباکو کی آمدن نہیں مل رہی جناب سپیکر، سالانہ کئی سو ارب روپے کی معدنیات ہماری ضائع ہو رہی ہیں۔ بجلی ہماری ہے، گیس ہمارا ہے، افرادی قوت ہماری ہے یعنی قدرتی ذرائع ہمارے ہیں جناب سپیکر، کیا یہ گناہ ہے؟ پھر میں جناب سپیکر، یہ بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے، میں تو Propose کرتا ہوں، میں حیران اس بات پہ ہوں کہ جو Merged اضلاع کے ارکان ہیں وہ خاموش کیوں ہیں، ان کا تعلق اگر کسی بھی جماعت سے کیوں نہ ہو۔ (تالیاں) جماعت سے وابستگی ان کی اپنی جگہ لیکن ان لوگوں کو اسی صوبائی اسمبلی میں Merged اضلاع کی وکالت کرنی چاہیئے کل یہ لوگ دوبارہ واپس عوام میں جائیں گے اب وہاں پہ آپ حالت دیکھیں جناب سپیکر، وہاں کے جو پراجیکٹس تھے ان کے ملازمین ہیں، ان کی مستقلی پہ سال لگتا ہے جناب سپیکر، وہاں کے خاصہ دار ہوں گے Merge پہ ان کے پورے دو، پورے دو سال لگیں گے جناب سپیکر، سکیمز وہاں اعلان ہوتے ہیں ان کے فنڈز موجود نہیں ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، جن جن سکیمز کے فنڈز موجود ہوتے ہیں وہ ہڑپ کیے جاتے ہیں جناب سپیکر۔ وہاں منتخب نمائندوں سے پوچھا نہیں جارہا جناب سپیکر۔ نثار مہمند کو آپ دیکھ رہے ہیں جناب سپیکر، روزانہ ادھر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، بعض لوگ اس کا مذاق بھی اڑاتے ہیں لیکن وہ منتخب ممبر ہے، وہ اپنے علاقے کے لئے ہر ایک پرامن احتجاج کا راستہ اور ہر ممبر کو اختیار کرنا چاہیئے جناب سپیکر۔ اس ظلم کو جناب سپیکر، بند ہونا چاہیئے، یہ پختونخوا صوبہ ہے، پاکستان کا صوبہ ہے ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ پاکستان کو اور ریاست پاکستان کو آئین پہ چلایا جائے، آئین میں درج پختونخوا کے جو حقوق ہیں اس سے ہٹ کے یا اس سے نیچے ہم نہیں مانگ رہے ہیں جناب سپیکر۔ اپنا حق مانگ رہے ہیں جناب سپیکر، لہذا اسی حق کے لئے صوبائی اسمبلی کو متحد ہونا پڑے گا خواہ کسی کے ہاتھ میں کوئی بھی جھنڈا ہو، کسی کی سر پہ کوئی بھی جناب سپیکر، ٹوپی ہو لیکن ہم اسی صوبے کے وکیل ہیں، یہ وکالت کا بہت بڑا مرکز ہے اور ہمیں اپنے صوبے کی وکالت لڑنی چاہیئے، وکالت کرنی چاہیئے جناب سپیکر، اور متفقہ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں Short کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، حکومت کی جو ذمہ داری ہے وہ یہ ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے پوچھے۔ اس سے پہلے تو ہمیں گلے رہتے تھے کہ اسی صوبے میں ایک پارٹی کی حکومت ہوتی تھی مرکز میں دوسری پارٹی کی حکومت ہوتی تھی۔ ہم اٹھارہویں آئینی ترمیم لائے ہیں اسی

صوبائی اسمبلی سے اسی آئینی ترامیم پہ حملے ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا ان ممبران کو معلوم ہے کہ اٹھارہویں ترمیم پاکستان کی مضبوطی کا ضامن ہے۔ پاکستان، اٹھارہویں ترمیم صوبائی خود مختاری کی ضامن ہے جب تک ہم پاکستان میں صوبوں کو اپنے آئینی حقوق نہیں دیں گے پاکستان بدنام بھی ہو گا، پاکستان کمزور بھی ہو گا۔ 73 سال کے بعد بھی عوام آٹے کے لئے قطاروں میں کھڑے ہوں گے۔ 73 سال کے بعد بھی عام آدمی بجلی کا بل ادا نہیں کر پائے گا۔ 73 سال کے بعد بھی لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی، روزگار کے لئے در در کی ٹھوکریں ماریں گے جناب سپیکر۔ یہ پولٹیکل، جناب سپیکر، جب ہم اپنی صوبے کی وکالت کی بات کرتے ہیں تو ہمارے باتوں کو معیوب سمجھا جاتا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> ہم پہ الزام لگایا جاتا ہے جناب سپیکر، لیکن میں بڑی معذرت کے ساتھ ہمارا ایک سال باقی ہے، ہم بڑی فراخدلی کے ساتھ اسی صوبے کی وکالت کی خاطر، غریب عوام کی خاطر جناب سپیکر، ان سردیوں میں آپ دیکھیں غریب لوگوں کی جھونپڑیاں ان میں بارش ٹپکتی ہے۔ جناب سپیکر، اندازہ ہونا چاہیئے کہ 73 سال کے بعد، 73 سال کے بعد بھی اگر ہم نے غلطیوں اور کوتاہیوں کا ازالہ نہیں کیا تو جناب سپیکر، نہ صرف دنیا میں بدنام ہوتے رہیں گے لیکن بڑی بدقسمتی کے ساتھ ہماری عوام کی حالت بد حال ہوتی رہے گی جس کی ہم سب ذمہ دار ہیں۔ ہم اگر اپوزیشن میں ہیں تو بھی ہم اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ ہمیں ادھر آ کے اسمبلیوں میں اگر صوبے کی وکالت نہیں کر سکتے ہیں تو ہم پھر ادھر کیا کرتے ہیں، ہم اپنی عوام کی وکالت اگر نہیں کر پائیں گے تو ہمارا کام یہاں پہ جناب سپیکر، کیا ہے؟ لہذا یہ Political issue ضرور ہے، Politically ہمیں تباہ کیا جا رہا ہے۔ کیا اپنا حق مانگنا پاکستان کی کمزوری کا سبب بنے گا جناب سپیکر، کیا آئین پہ عمل پیرا ہونے کی بات کرنا کیا پاکستان کی بدنامی کا سبب جناب سپیکر، بنے گا۔ مزید یہ نعرے نہیں چلیں گے ہم اپنے صوبے کے عوام کی وکالت کے خاطر آئین اور پارلیمان کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہر وہ راستہ اختیار کریں گے جس راستے سے ہمارے صوبے کی عوام کے حقوق حقیقی بنیں گے ان شاء اللہ۔ جناب سپیکر، مجھے آپ سے بھی ریکویسٹ ہے کہ آپ رولنگ دے دیں جناب سپیکر، اپوزیشن کو حکومت نے دیوار سے لگا دیا ہے، ادھر ایک دشمنی پیدا کر دی ہے، ہمارے ساتھ دشمنی کس بات پہ ہے جناب سپیکر؟ میں تیسری دفعہ منتخب ممبر ہوں جناب سپیکر، اپنے علاقے کا، یہ اپوزیشن کے

ارکان کے علاقوں میں لوگ اپوزیشن ارکان کو گالیاں دیتے ہیں۔ یہ حکومت اگر حق پہ ہے تو سارے صوبے کو بتائیں کہ ہماری کونسی کمزوری ہے کہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے ہمارے علاقوں کو دیوار سے لگایا جارہاہے جناب سپیکر؟ جس کے نتائج جناب سپیکر، خطرناک ہوتے ہیں۔ میں نے بلدیاتی الیکشن کے فوراً بعد بھی کہا تھا کہ یہاں پہ آپ ریزلٹ دیکھیں 2018 میں 90% ووٹ جو تھے وہ پی ٹی آئی کی جھولی میں پڑے تھے اب 19 دسمبر کو آپ دیکھیں جناب سپیکر، کہ 80% ووٹ جو ہیں وہ اب بغیر کسی فنڈیوٹیلائزیشن کے آکے اپوزیشن کی جھولیوں میں جناب سپیکر پڑے ہیں۔ تو ہم سیاسی لوگ ہیں ہمیں سیاسی رویے اختیار کرنے چاہیئے، ہمیں سیاسی طریقے اختیار کرنے چاہیئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Conclude کریں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: اگر ہم واقعی، شارٹ، اگر واقعی ہم نے اسی فلور پہ پاکستان کی وفاداری کا حلف اٹھایا ہو، ریاست پاکستان کی وفاداری کا حلف ہم نے اٹھایا ہو تو پھر ہمیں تنگ نظری کو چھوڑنا ہو گا، ہم نے سیاسی منافرت کو جناب سپیکر، چھوڑنا ہو گا۔ ہم نے ریاست پاکستان کی خاطر اور ریاست پاکستان کے عوام کی خاطر اپنے فیصلے کرنے ہیں جناب سپیکر، تاکہ یہ ملک مضبوط بھی ہو اور یہ ملک نیک نام بھی ہو اور عوام جو ہے جناب سپیکر، وہ سکھ کا سانس بھی جناب سپیکر، لے سکے۔ شکریہ آپ کا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much. Kamran Bangash Sahib, conclude, please.

<u>جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: Thank you Mr. Speaker۔ بابک صاحب نے دو منٹ کا کہا ہوا تھا اور تقریباً اٹھائیس منٹ انہوں نے بات کر لی لیکن ہمارے سینیئر ہیں ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور ان کی باتوں کو ہم بڑا اپنے لئے ایجوکیشن سمجھتے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مسٹر سپیکر، بہت زیادہ Widespread باتیں ہوئیں، ٹورازم سے لے کر، مری کی حالت سے لے کر Police kidnapping تک اور سی این جی سیکٹر کے Issues تک، Drugs کے حوالے سے بھی بابک صاحب نے بات کی اور پھر میڈم نگہت اورکزئی نے ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر جو بات کی اس سے بھی کافی تفصیلی بات ہوئی اور یقیناً مسٹر سپیکر، آپ کے حوصلے کو بھی سلام ہے کہ ایک ایک بات کو آپ نے بھی اور ہم نے بھی تین تین چار چار دفعہ سنا۔ مسٹر سپیکر، ایک تو With utter honesty اور یہ میرا اپنا Opinion ہے کہ جو مری میں صورتحال ہوئی اس پہ ہمیں کسی قسم کی صوبائیت کو یا کسی قسم کی صوبے کی بات کرنا یا کسی

اور صوبے کو لعن طعن کرنا وہ جس Side سے بھی ہو مسٹر سپیکر، اگر وہ ٹریژری بنچز سے ہو اور اگر فیڈرل گورنمنٹ میں کسی نے بات کی یا اس Side سے اگر ہو، ہم یہ کہیں کہ خیبر پختونخوا میں یہ کچھ ہے اور پنجاب میں یہ کچھ ہے تو میرے خیال سے ان حالات میں یہ مناسب نہیں ہے۔ ہمارے پاس ابھی وقت ہے ان باتوں کو دیکھنے کے لئے ہم ہمیشہ نسلی تعصب کو یا صوبائیت کو بیچ میں لاکر جو مدعا ہوتا ہے مسٹر سپیکر، وہ پیچھے چلا جاتا ہے جس پہ میرے خیال سے من حیث القوم ہم ذمہ دار ہیں اس معاملے کے۔ انہوں نے جو بات کی اس پہ مجھے مسٹر سپیکر، بطور ایک صوبائی حکومت کے نمائندے نہیں بلکہ ایک خیبر پختونخوا کے رہائشی کے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ملنساری کا اور جو بھائی چارے کا مظاہرہ ہوا خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے یا عوام کی جانب سے۔ ان کٹھن حالات میں جو پنجاب کی Side پہ مری میں جو واقعات ہوئے مجھے اس بات پہ فخر ہے کہ خیبر پختونخوا کی پوری عوام متحد اور متفق رہی اپنے پنجاب کے رہائشیوں کے لئے، بھائی بہنوں کے لئے اور ہم نے اپنے دلوں کے دروازے کھول لئے جو ہماری روایات ہیں مسٹر سپیکر، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ان حالات میں ہم یہ بات نہ کریں کہ انہوں نے یہ کچھ کیا اور ہم نے یہ کچھ کیا، ہمیں Appreciate کرنا چاہیئے جہاں پہ ادھر کی ایڈمنسٹریشن نے، پولیس نے، Rescue کے اداروں نے اور خیبر پختونخوا کے ہماری پولیس نے، ہمارے عوام نے، Rescue کے اداروں نے جو بہترین طریقے سے کام کیا اور جیسے ہمارے اپوزیشن کے ممبران صاحبان نے بات کی، خواتین نے بات کی کہ ہمارے اداروں نے بڑا United ہو کر وہ وفاقی ادارے ہوں یا صوبائی ادارے ہوں انہوں نے بڑے بہترین طریقے سے کام کیا تو ہمیں Overall Mr. Speaker اس معاملے پہ تقسیم یا تفریق کی بات نہیں کرنی ہے مسٹر سپیکر، بلکہ اتحاد اور اتفاق کی اور تنظیم اور نظم وضبط کی بات کرنی ہے تو یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے اس کے لئے میں مسٹر سپیکر، Clarification ضروری سمجھتا تھا۔ مسٹر سپیکر، جو ثوبیہ شاہد صاحبہ نے بات کی وہ اب ہے بھی نہیں یہ بھی بد قسمتی ہے مسٹر سپیکر، کہ وہ بات کر کے چلے جاتی ہیں اپنی بات، اپنی لمبی لمبی سٹوریاں سنا کر ہمیں پھر بعد کے لئے وہ بیٹھتی نہیں ہیں، جواب کے لئے وہ بیٹھتی نہیں ہیں تو مسٹر سپیکر، انہوں نے جو بات کی یقیناً گلگت آپ کی چیمبر میں آپ نے بھی اس میں Effort کی، ہم بھی آپ کے ساتھ دیر تک بیٹھے رہے مسٹر سپیکر، تقریباً شام کے ساڑھے چھ سات بجے تک ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہے آپ نے اس میں بڑی Effort کی، ہم کریں گے ان شاء اللہ وہ سی این جی سیکٹر ہو، وہ ڈومیسٹک سیکٹر

ہو، وہ کمرشل سیکٹر ہو جہاں پہ کوئی Issue آتا ہے وفاقی حکومت سے ہو یا صوبائی حکومت سے ہو مسٹر سپیکر، وہ ہم سب نے مل کر اس میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ میں دوبارہ سے تفریق اور تقسیم کی بات نہیں بلکہ میں اتحاد کی بات کر رہا ہوں، جمع کی بات میں کر رہا ہوں، ہم سب نے ان شاء اللہ اس میں بات کرنی ہے۔ مسٹر سپیکر، نثار مہمند صاحب نے ہمیشہ کی طرح وہ بڑے Sweeping statement دے دیتے ہیں بغیر کسی Backing کے، بغیر کسی Logic کے یا بغیر کسی ثبوت کے انہوں نے ایک بڑی اچنبھے کی بات کی مسٹر سپیکر، کہ سرکاری گاڑیوں میں Drugs لے کر، پروٹوکول کے ساتھ Drugs لے کر اگر مسٹر سپیکر، ان کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہے تو میں آپ کو فلور آف دی ہاؤس پہ Assurance دیتا ہوں۔ کوئی سرکاری گاڑی میں اگر کوئی خدانخواستہ اس طرح کی Activities ہوتی ہے تو ان کے پاس ضرور ہوگا کوئی ثبوت، اگر یہ فلور آف دی ہاؤس پہ بات کر رہے ہیں تو وہ دے دیں، ہم ان شاء اللہ یہ میں Assurance دیتا ہوں ان شاء اللہ کہ ہم صوبائی حکومت اس بات کو غیر سنجیدگی سے نہیں لے رہے بلکہ بہت زیادہ سنجیدہ الزامات ہیں یہ، یہ بڑے سنجیدہ نوعیت کے الزامات ہیں جن کو ہم یقیناً نہ صرف Probe کریں گے بلکہ ایکشن بھی لیں گے ان شاء اللہ۔ مسٹر سپیکر، بابک صاحب نے کافی تفصیلی بات کی اور میری ریکویسٹ ہے یہ کہ بابک صاحب اگر اس کے اوپر بات کرنا چاہتے ہیں تو کسی دن ایڈجرنمنٹ موشن اس پہ لائی جائے تاکہ ہمارے پاس Statistics آجائیں یہ بڑا Important ہے اور اس میں یہ ضروری سمجھتا ہوں مسٹر سپیکر، اس میں Youth جو ہیں وہ بہت زیادہ ٹارگٹ ہو رہے ہیں مسٹر سپیکر، Drugs میں Drug addiction کی طرف Youth کی اگر Inclination ہے تو اس میں یہ ضروری سمجھتا ہوں بطور نوجوان، نوجوانوں کے ایک نمائندے کی حیثیت سے کہ ہمیں اس پہ تفصیلی بحث کرنی چاہیئے اور اس پہ کوئی دورائے نہیں ہیں۔ مسٹر سپیکر، جیسے انہوں نے اچھے Spirit میں بات کی کہ وہ حکومت کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں اور نہ حکومت کو موردالزام ٹھہرا رہے تھے وہ وہی یہ کہہ رہے تھے کہ حکومت اور اپوزیشن مل کر اس پہ یہ ہمارا گرینڈ جرگہ ہے، یہ ہمارا مجلس شوریٰ ہے ہم اس میں بحث کر سکتے ہیں، ہم اس میں آگے کا لائحہ عمل بنا سکتے ہیں۔ میں یہاں پہ زیادہ تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا ہوں مسٹر سپیکر، کہ موجودہ صوبائی حکومت نے یا اس سے قبل ہم نے کیا کچھ کیا Drugs کو کنٹرول کرنے کے لئے لیکن میں آپ کو موٹی موٹی دو تین چیزیں بتا دیتا ہوں کیونکہ میں اکثر ان میٹنگز میں بیٹھتا ہوتا تھا جب Information portfolio تھا۔ مسٹر

سپیکر، صوبہ خیبر پختونخوا نے Drugs اور Narcotics control کا پورا ایک Wing بنایا جنہوں نے بہت کم وقت میں بہت بہترین کام کیا مسٹر سپیکر۔ اسی اسمبلی نے اور اسی صوبائی حکومت نے ایک بہترین قانون سازی کی جس میں آئس کے حوالے سے بالخصوص کہ آئس پہ اگر کوئی بہت کم Grammage پہ یعنی پانچ سو گرام یا دو سو گرام یا سو گرام اس پہ اتنی بڑی بڑی سزائیں ہم نے متعین کیں کہ اس پہ ایک Deterrence create ہوتی ہے۔ تیسرا جو Awareness کا Factor ہے، جو ایجوکیشن کا Factor ہے اس پہ میں آپ کو ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بتا رہا ہوں کہ ہم نے بہت زیادہ اس کے اوپر کام کیا ہے۔ ہم اپنی یونیورسٹیز میں، کالجز میں اس کے اوپر Awareness آگاہی اور اس کے ساتھ ساتھ مسٹر سپیکر، Drugs سے اگر Youth کو ہم Deter کرنا چاہتے ہیں یا Youth کو ہم منع کرنا چاہتے ہیں Drugs کی طرف سے تو اس پہ سپورٹس اور Recreational activities کی بہت زیادہ ضرورت ہے جس پہ موجودہ صوبائی حکومت کی بہت زیادہ Focus ہے۔ مسٹر سپیکر، نگہت اورکزئی صاحبہ نے جو ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کی ہے کل میر کلام نے بھی بات کی تھی۔ مسٹر سپیکر، یہ Issue جو ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ سے Related ہے، Ministry of SAFRON یا جو SAFRON کی کمیٹی ہے اس میں یہ بات ہوئی ہے اور یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ 43 ارب روپے کیسے غائب ہو سکتے ہیں؟ مسٹر سپیکر، ہم نے یہیں پہ بات کی میرے خیال سے حافظ عصام الدین نے کہا کہ جس کو Probe کرنے ضرورت ہے لیکن اسی Argument کو اگر ہم سچا سمجھ لیں جو انہوں نے فلور آف دی ہاؤس پہ بات کی ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کے ایک ایک کارکن کو مسٹر سپیکر، دس دس پندرہ کروڑ روپے کے فنڈز گئے ہیں تو اگر اسی تناظر میں ہم ان کے ہی Argument کو لے لیں کہ دس دس، پندرہ، پندرہ کروڑ روپے گئے ہیں تو پھر کہاں غائب ہو گئے ہیں پیسے؟ اگر انہوں نے ترقیاتی کام کئے ہیں جیسے بابک صاحب نے بات کی کہ ہماری Law Enforcement Agencies ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ ہماری Help کرتی ہیں۔ ابھی آپ نے مری کی حالت دیکھی اس میں ہماری آرمی نے، ہماری پولیس نے، ہماری دیگر Law Enforcement Agencies نے، رینجرز نے بڑی Help کی صوبائی اور وفاقی حکومت کی۔ ہم Acknowledge کرتے ہیں کہ وہ کام کر رہے ہیں اور وہ Visible ہے۔ اگر قبائلی اضلاع میں کام کر رہے ہیں کوئی کسی قسم کی اس میں کوئی Concealment نہیں ہے، یہ مسٹر سپیکر، میں ان کو دکھا بھی

دوں گا۔ جب انہوں نے یہ ایڈ جرنمنٹ موشن پیش کی تو 11 نومبر کو Ministry of SAFRON کو یہ لیٹر گیا کہ جی تفصیلی رپورٹ ہمارے ساتھ شیئر کی جائے تاکہ صوبائی حکومت کا موقف بھی اس میں واضح ہو، یہ لیٹر میں ان کو جو 9 کہ 11 کو جو ایڈ جرنمنٹ موشن ایڈمٹ ہوئی مسٹر سپیکر، میڈم نگہت اورکزئی کی تھی تو ہم نے 11 نومبر کو ہی صوبائی حکومت نے انٹر پراونشل کوآرڈی نیشن ڈیپارٹمنٹ نے Ministry of Inter Provincial coordination اور پھر اس کے بعد جو ہے Ministry of SAFRON کو دوسرا Reminder اور تیسرا Reminder ہم نے بھیجا۔ ہم نے ان کو یہی کہا کہ اس پہ ہمیں تفصیلات مہیا کر دی جائیں۔ ہم یہ Assure کرتے ہیں میڈم کو اور میر کلام کو اور جن ممبران نے بات کی کہ 43 ارب روپے کوئی مونگ پھلی نہیں ہے کہ کوئی جیب میں ڈال کر غائب ہو جائے گا اور اس حکومت میں جہاں پہ اتنے زیادہ Checks and balances ہیں مسٹر سپیکر، ہم ان کو یہ Assure کرتے ہیں فلور آف دی ہاؤس پہ کہ 43 ارب روپے نہیں، 43 کروڑ روپے نہیں مسٹر سپیکر، 43 لاکھ روپے نہیں، اس عوام کی، خیبر پختونخوا کے عوام کی 43 روپے بھی، 43 پیسے بھی، 43 ٹکے بھی اس عوام کی امانت ہے اور ہم اس کے امین ہیں۔ (تالیاں) ہم خیبر پختونخوا کی حکومت، خیبر پختونخوا کے اس Side کے نمائندے یا اس Side کے ہم سب یہ ہاؤس اس کی امین ہیں۔ ہم ایک ایک روپیہ کا پوچھیں گے بھی، جواب بھی دیں گے اور جہاں پہ بھی۔ میں نے آپ کو بتایا کہ 43 ارب روپے بہت بڑی بات ہے 43 ٹکے بھی اگر کوئی ہمارے پاس بات آتی ہے تو ہم ایکشن لیں گے لیکن مسٹر سپیکر، اس میں ایک بات کو میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں پھر میں Conclude کر رہا ہوں کیونکہ کافی لمبی بحث ہو گئی ہے۔ مسٹر سپیکر، آڈیٹر جنرل جو ہے جو Audit observations لگاتے ہیں ٹھیک ہے یہ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ یہ کہیں کہ یہ پیسے غائب ہو گئے، ان کی Audit observations ہو گی مسٹر سپیکر، جو کہ پورا ایک پراسیس سے بالکل نیچے سے، میں ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے یا جمہوریت کے طالبعلم کے حیثیت سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ آڈٹ کمیٹی سے لے کر مسٹر سپیکر، پراونشل آڈٹ کمیٹی کا، پراونشل جو آپ کی کمیٹی ہے PAC، اس تک مسٹر سپیکر! ساری چیزیں جو ہیں وہ Vet ہوتی ہیں اور اس میں بہت زیادہ چیزیں جو Audit paras ہوتے ہیں وہ Resolve ہو جاتے ہیں مسٹر سپیکر۔ تو اس حد تک تو یہ بات سمجھ میں ہے کہ انہوں نے 43 ارب روپے کی بے ضابطگیوں کی Irregularities کی بات کی ہو گی۔ Mr.

Speaker, audit paras ہوں گے قبائلی اضلاع کے فنڈز کے حوالے سے، کاموں کے حوالے سے جو بڑے Advance stages میں ہیں لیکن مسٹر سپیکر، یہ Resolve ہو جاتے ہیں۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک جتنے بھی آڈٹ، جتنے بھی سال ہوئے ہیں اس میں Audit paras آتے ہیں، اس میں Resolve ہو جاتے ہیں اور اگر نہیں ہوتے تو مسٹر سپیکر، آپ نے بھی PAC کی کئی میٹنگز چیئر کی ہیں، آپ نے Recoveries بھی کی ہیں، مختلف جگہوں پہ Recoveries بھی ہوتی ہیں۔ Thank you so much Mr. Speaker.

<u>Mr. Speaker:</u> The sitting is adjourned till 10:00 am Friday, 14th January, 2022.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 14 جنوری 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)